U 24794 10-12-05

Title - JAAM SHAHADAT YAANI MAJMUA NAUHAJAAT

Creator - Sayyed Kazim Ali Shaukat Bilgrami

Publisher - Matba Isna Ashri (Delhi).

Date - 1925

Pages - 248

Subjects - Urdu Shayari - Nauhe ; Tareekh Islam

- Manzoom.

۴۸۶

اشک غم آنکھوں میں وقت نوحہ خوانی چاہیے ۔ فاتحہ پیاسوں کا ہے تھوڑا سا پانی چاہیے

ساغر حزن

جام شہادت

یعنی

مجموعہ نوحہ جات

سید کاظم علی شوکت بلگرامی

حصہ سوم

قیمت علاوہ محصول ۱۲

۲۳ ۔۔۔ ۱۳۴۴ھ

۱۹۲۵

مطبع اثنا عشری دہلی باہتمام صفدر شمسی سید حسن زیدی الواسطی

مختصر فہرست کتب موجودہ مطبع اثنا عشری دہلی۔

تصویرِ وفا بالکل جدید اور اچھوتے مرثیوں کا مجموعہ انصار حضرت سید الشہدا علیہ التحیۃ والثنا کے حالات میں قیمت مجلد ۲؍

نوائب کربلا یہ چودہ مرثیوں کا مجموعہ جو مجالسِ عزا کی زینت ہیں قیمت علاوہ محصول ڈاک۔ (۱۰؍)

اشکِ غم مندرجہ بالا نام کی کتاب ان ۱۸ بینیہ مرثیوں کا مجموعہ ہے جو مستورات کی زنانہ مجلسوں میں پڑھنے کے لئے ترتیب دیا گیا ہے اور جو مخدراتِ عصمت مآب میں بحد مقبول ہو چکا ہے۔ قیمت علاوہ محصولڈاک ۱۰؍

ریاضِ شمیم جناب سید جواد حسین صاحب امروہوی کے چیدہ اور منتخب مراثی کا مجموعہ جس کی ہندوستان کے ہر گوشہ سے مانگ تھی نہایت اعلیٰ درجہ کی طباعت و کتابت قیمت صرف دو روپیہ (عہ)

دربارِ حسینؑ جناب مولوی سید افضل حسین صاحب ثابت رضوی لکھنوی نے مرثیہ گو حضرات کے حالات زندگی اس میں درج کئے ہیں اور لاجواب کتاب ہے قیمت علاوہ محصول ڈاک (سے ۸؍)

جام شہادت

اشکِ غم آنکھوں میں وقتِ نوحہ خوانی چاہئے ۔ از فاتحہ پیاسوں کا یہ تھوڑا سا پانی چاہئے

یعنی

مجموعہ نوحہ جات

مصنفہٗ
سید کاظم علی شوکت بلگرامی مرحوم و مغفور

حصہ سوم

در مطبع اثنا عشری دہلی طبع شد

فہرست مرثیہ جات شہادت حصہ سوم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض حال

مقبول دو جہاں ہے شوکتؔ ترا کلام

عزت یہ دی ہوئی ہے شہ مشرقین کی

مظلوم کربلا کی سہ روزہ پیاس کی یاد قائم رکھنے کے لیے تشنۂ مغفرت جناب شوکتؔ نے جام شہادت کے تین دور قائم کیے اور تشنہ کامان مئے حب امام کے آگے یہ کہکر پیش کیے کہ

پیاسو سبیل ہے نذر حسینؑ کی

پہلے دو جام مکرر سہ کرر دور میں آئے لیکن پھر بھی آتش طلب بجھی اور ہر ہر طرف سے صدائے العطش بلند ہے، اور اس ذی شوکت ساقی کی اس صدا نے کہ

آنکھوں میں سب کی جام شہادت کا ہو سرور ؎ ہر سمت سے بلند صدا واحسینؑ کی

سیراب سب ہوں ساقیٔ کوثر کے فیض سے ؎ کیفیت ایک جام کی لب تشنگان کی

آنسو بہاؤ یاد میں پیاسے کی مومنو ؎ بھولو نہ تشنگی کو شہ مشرقین کی

محبان صادق کے دلوں میں جوش غم کو دوبالا کر دیا اور ان کے ساغر چشم سے اشکوں کے دریا بہا دئے

چونکہ تشنہ کامان کربلا پر تیسرے دن پیاس کی شدت زیادہ تھی

اس لیے تیسرا جام بھی باعتبار کیفیت و اثر کے اسی قدر جگر سوز و دلگداز ہے لیکن افسوس قبل ازیں کہ اس کا دور چلے پیر مینا نہ کا جام حیات بھر گیا اور وہ اس سبیل کو دوسروں کے نذر کر کے کنارے سلسبیل کے جا پہنچا یہ بھی عشق دلی اور محبت حقیقی کا فیض ہے کہ امام غریب الوطن مداح کی موت بھی حالت غربت میں بمقام کلکتہ ہوئی مرحوم و مغفور نے اپنے ایک مشہور نوحے کے مقطع میں فرمایا تھا کہ

آکے ملک لے گئے روضۂ شہ پر اوسے
ہند میں شوکت کی جب قبر بنانے لگے

جس حسن عقیدت و صدق محبت کا نتیجہ مقطع مذکور تھا اوسی کا فیض یہ بھی ہوا کہ جناب شوکت مرحوم و مغفور کو امام باڑہ سبطین آباد واقعہ مٹیا برج میں مدفن میسر ہوا

ناظرین باتمکین کی آنکھیں حسب دستور اس دیباچہ میں حصہ دوم کی خصوصیات کو ڈھونڈ رہی ہیں لیکن افسوس اگرچہ حصہ سوم آج ۵ سال سے مکمل ہے لیکن بمصداق کل امر مرہون باوقاتہا یہ سبب

نوٹ:- یہ نوحہ دفن کے حال کا ہے مطلع یہ ہے۔
سید سجاد جب قبر بنانے لگے ؎ لاکے سر تشنہ لب قبر بنانے لگے
پورے نوحہ کے لیے ملاحظہ ہو جام شہادت حصہ دوم اسی نوحہ کے پڑھے جانے پر ایک دفعہ معجزہ بھی ہو چکا ہے جسکو مصنف مرحوم نے بالتفصیل ایک مسدس میں نظم فرمایا ہے مسدس مذکور مجموعہ سلام و مراثی شوکت مرحوم کے ہمراہ طبع ہوگا جو عنقریب طبع ہونے والا ہے ۱۲

موانعات گوناگوں اسکے ترتیب دینے کی نوبت نہیں آئی اور یہی وجہ ہے کہ والد مرحوم
ومغفور اسکا دیباچہ نہ تحریر فرما سکے اکثر بہ سبیل تذکرہ وہ اسکی خصوصیات
کا ذکر فرمایا کرتے تھے کاش اجل نہیں اتنی مہلت دیتی کہ وہ انہیں حوالہ
قلم کر دیتے بغیر اسکے یہ مجموعہ ایک بڑی حد تک نا مکمل رہا۔ بقول تصنیف را
مصنف نیکو کند بیاں اول مرحوم کے بعد اون کے کلام کی خوبیوں اور
خصوصیتوں کے بتلانیکے لئے تجسس اور تفحص کی ضرورت ہے اور جس پریشانی
و دل شکستگی کے عالم میں یہ مجموعہ طبع کرایا جا رہا ہے وہ اسکی مقتضی نہیں
کہ اس اہم فرض کے انجام دہی کی کوشش کی جائے بدرجہ مجبوری ایسے
کسی مناسب موقع کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے خدا نے چاہا تو مجموعہ سلام
مراثی جناب شوکت مرحوم میں مرحوم کے اس صنف کلام پر بحث کی جائے
گی اسوقت اونکے نوحوں کے متعلق صرف اسی قدر عرض ہے کہ اگر ہر سہ حصص
جام شہادت کا بغور مطالعہ کیا جائے اور اس چیز پر نظر رکھی جائے کہ ایک
ہی واقعہ کن کن مختلف پہلوؤں اور طریقوں سے نظم ہوا ہے اثر اور سوز و گداز
کی خاطر معمولی معمولی باتوں میں کیسے کیسے گوشے و کنائے نکالے گئے ہیں
اور ان جدتوں کا قدیم نوحہ گویوں کی سیدھی سادی واقعہ نگاری سے مقابلہ
کیا جائے تو ایک انصاف پسند طبیعت یہی کہے گی کہ

تجھ سے اس فن کی ہوئی خلق میں شہرت شوکت ۔ ورنہ پہلے بھی تو نوحوں کی بھلا شان کہاں

اس حصہ کی ترتیب و تنظیم بھی جام شہادت حصہ اول و دوم کی طرح
جامع نوحہ جات جناب شوکت عم مکرم و معظم سید محمد الحسین صاحب نے
فرمائی ورنہ والد مرحوم کے انتقال کے بعد جو عالم پریشانی و انتشار تھا

اوس میں یہ مجموعہ بھی گویا تلف ہوگیا تھا عم موصوف نے بکمال محنت و شفقت تمام نوحوں کو صاف لکھکر بیاض کی شکل میں ترتیب دیا کیا عجب ہے کہ والد مرحوم کی روح بھی اس محنت پر عم محترم کو وہی دعا دیتی ہو جو انہوں نے حین حیات دی تھی و ہو اہذا ؎

برحمت قریں باد آں دست و پنجہ
کہ از بہر من کرد ایں دست رنجہ

اس تمہید کو ختم کرنیکے قبل میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ ناظرین با تمکین کی خدمت میں التماس کروں کہ والد مرحوم و مغفور جناب شوکت کو فاتحہ خیر سے یاد فرمائیں مرحوم و مغفور کے نوحوں نے ہزارہا دلوں کو ہلا دیا اور ہزاروں ہاتھ ماتم امام مظلوم کے لیئے اٹھا دیئے آج بیکسی اون کی قبر پر نوحہ خواں و نالہ کناں ہے کل تک وہ دوسروں کے لئے یہ مناجات کرتے تھے کہ

سجدے میں سر کٹانیوالے ؎ پیاسے دنیا سے جانیوالے
محشر میں تمہیں شہ سر حیا ہے ؎ سیراب ہوں مغفرت کے پیاسے

لیکن وہ آج خود تشنہ مغفرت اور ایک فاتحہ کے محتاج ہیں، پس ناظرین بھی اونکے حق میں یہی دعا فرمائیں کہ

اے غم کے یاد رکھنے والے ؎ دل رنج میں شاد رکھنے والے
مداح کو اپنے یاد رکھنا ؎ محشر میں اوسے بھی شاد رکھنا
تقدیر کہیں پلٹ نہ جائے ؎ شوکت کی شان گھٹ نہ جائے

سید رضا علی خلف اکبر جناب شوکت بلگرامی مرحوم و مغفور

نوحہ

ہائے جہاں سے گیا صاحب خلق عظیم
آن عزا سے ملا صاحب خلق عظیم

کہتے ہیں رو کر علیؑ کیسی ہے یہ بے رخی
آپ کے بابا مصطفیٰ صاحب خلق عظیم

آپ ہوئے کیا تمام ہائے گئے سب امت کے کام
کون ہے اب دوسرا صاحب خلق عظیم

ظلم و ستم جو کئے کر دئے امت نے جو
دل پہ وہ سب سہہ گیا صاحب خلق عظیم

رنج میں سبطین ہیں فاطمہؑ بے چین ہیں
اور نہیں پوچھتا صاحب خلق عظیم

کرتی ہیں زہراؑ بیاں کیوں نہ کروں میں فغاں
مجھ سے خفا ہو گیا صاحب خلق عظیم

روو کے بیاں کرتے تھے یہ ... نانا سے ملا دو

اماں انہیں ہم لوگوں سے کیوں نہیں دیکھا نانا سے ملا دو

منہ دیکھکے کیوں روتے ہیں سب لوگ ہمارا ابتلا کو یہ ہوا کیا

اماں چلو ہم اُنسے سبب پوچھینگے اس کا نانا سے ملا دو

(۳)

کیوں نہ کریں دل بکا ہوتا ہے سب سے جدا

عالی شاہ و گدا اصحاب خلق عظیم

لاکھ ہو شوکت بڑا بھوسے کا ہو گا نہ بھلا

او سکو بر و نزد جزا صاحب خلق عظیم

ہو گی جو بہت دیر تو گھبرائیں گے نانا تم کہاں گئے نانا

وہ دیکھ رہی ہوں گے ہمیں دونوں کا رستہ نانا سے ملا دو

بچپن میں بھی دیکھا ہے انہیں یہ جگر افگار جاتے کبھی بار

کوئی نہیں ہمراہ و نگاہ ہم کو بتاتا نانا سے ملا دو

جاتے تھے جو غم خوار و دیتے تو دکھ جاتے تھے ہم سے کہ پیوند ہیں

بچے ہم سے جدا ہیں سبکے نہیں اصلا نانا سے ملا دو

کہتا ہے سطانانا کو حصار رکھا ہے ہم سے دل اٹھا ہے یہ غم ہے

جاتے وہ کہیں کس ٹوپیاں ہم تو بتا بابا نانا سے ملا دو

اسوقت تو ہی بابا بیکسی ہمارے ہو لا نا جب ایش سے گئے نانا

روتا ہیں بہن سے کہ ہم لو ایش سے گئی کیا نانا سے ملا دو

فرماتی ہیں زہرا میں تصدق میرے پیارو نانا کو دلادو
کس دل سے سناؤں ہائے میں کہنا یہ تمہارا نانا سے ملا دو

مجھ سے تو خفا ہو گئے شاہنشہ والا بچوں میں کہوں کیا
اب غسل و کفن دیکھے تمہیں دائی کو بیٹیا نانا سے ملا دو

ارفیس صعدا افسوس سما ہے علی سے رخصت پیغمبر رحمت
آخر ملال کیا ہاں لا اللہ الا ابھی وحی خدا کی حضرت نے قضا کی
دو ورنج دنیا سے چلے جانب جنت پیغمبر رحمت
لے مہر سے مسجد میں جدا خلق سے حضرت پیغمبر رحمت

یاد آئینگی سبکو وہ نمازیں وہ اذانیں ور کہو سنینگے جا کہیں
دیگا جو بلال آپ کی مسجد میں شہادت پیغمبر رحمت

شوکت صف محشر میں جو احمد ہے چھپا میں وہ نگاہ صدیں
سبطین رسول عربی اے علی کی عذرا نانا سے ملادو

نوحہ (۳)

کی قدر نہ امت نے رسول دوسرا کی فریاد خدا کی
دنیا سے گئے سہکے زمانے کی اذیت پیغمبر رحمت

کرتے تھے دعا لوگ تو کرتے تھے دعا آپ سے لطف خدا آپ

ہاے جب تو لقب آپ کا تھا شاہ رسالت پیغمبر رحمت

کہتے ہیں یہ سبطین رو رو کے یہیں کہہ کے ہم اور انکھیاں میں ہم

کیا بھول گئے آپ نواسوں کی محبت پیغمبر رحمت

ہم سے نہیں اب جب تو یہ فرماتی ہیں زہرا او حسرت و دردا

دنیا میں ہمیں کر گئے پابند مصیبت پیغمبر رحمت

اولاد امت عصیاں سے بہت پاس ہی دل کو یہ ہے

پیچیدہ شفاعت کو مری حشر میں تشویش پیغمبر رحمت

نوحہ (۴)

سبطین نبی رو تے ہیں سر کھول کے ماں کو
اور دفن عَلَم کرتے ہیں خاتون جناں کو

بس ان سے کہاں چین رسولِ دو جہاں کو
بیٹی کو بھلا جانے دی کیونکر نہ بلا سے
رونے سے وہ بچیاں دمِ شوق سے وہاں کو
دنیا سے گیا جو وہ چمن اتنا نہ کسی بی بی
اے زینب و کلثوم کرو ضبطِ فغاں کو
ام سلمہ کہتی تھیں لپٹا کے گلے سے
ہمراہ نہ لیتی گئیں اس سوختہ جاں کو
سر کھوئے ہوئے کرتی تھی فریاد یہ فضہ

دنیا میں جو اندوہ و الم سہہ گئیں زہراؑ
فولاد کا دل چاہیے ان سب کے بیاں کو
مرقد میں گئیں لیکے وہ پہلوئے شکستہ
لیکن نہ کہا منہ سے کبھی دردِ نہاں کو

نوحہ

بے درد نہ سمجھنا اس انداز بیاں کو
شکوہ کرتے الفاظ میں سب درد و ستم ہے
کیا منہ وہ دکھائیں گے رسول دو جہاں کو
خوش ہو گئے ہیں جو ان سے رنج ہے وہ لوگ
سمجھا ہے کہ غدار ہے بیچوں کی فغاں کو
سنتے ہیں جو بے درد تو فرماتے ہیں حیدر

ہوتی ہیں پیوند زمیں پہلو شکستہ فاطمہ
دنیا سے جنت کو چلیں پہلو شکستہ فاطمہ

دم بھر نہ بیٹھیں شادماں بعد رسول دو جہاں
دنیا میں روتی ہے وہیں پہلو شکستہ فاطمہ

کہتی تھی رو رو کے یہ امّ الحسن کس سے کہوں دل کا محن
رہا عابد و اب کوئی نہیں پہلو شکستہ فاطمہ
جب یاد آتے تھے نبی سب سے چھپا تا کھاتی
روتی تھی ہم بھی علی یہیں پہلو شکستہ فاطمہ
مری اب نہیں خستہ جگر سے ستم سہتی گئی
اے جان تم ابتر سہی پہلو شکستہ فاطمہ
سلطان سے بیت الحزن دل میں ہی اک شور محن
بابا سے تم کیوں اٹھ گئیں پہلو شکستہ فاطمہ

تم شبر و شبیر کو اٹھکر ذرا تسکین دو
روتے ہیں دونوں مہ جبیں پہلو شکستہ فاطمہ

اگر کسی نے بھی دیا پرسا نہ تم کو باپ کا
تم دل شکستہ ہی گئیں پہلو شکستہ فاطمہ

اے وہ ختم المرسلیں شوکت فدا ہو آپ پر
بیٹا کہ ہے عباس و حسین پہلو ہیں شمع فاطمہ پہ

نوحہ

خون یہ کس کا بہا کوفے میں
طاق مسجد سے لہو بہتے ہیں
کر لیا کس نے قضا کے رنگیں
کس کا نانا ہے جو چھپ روتے ہیں

بے پدر ہو گئے کس کے بچے
کس کا گھر بار لٹا کوفے میں

کون سے خاک نشیں کی خاطر
اڑتی ہے خاکِ عزا کوفے میں

دوقی احمد پہ قدم رکھے جس کوچے میں
نقش اس سر پہ لگا کوچے میں

کی نمازی سے وفا کوچے میں
روزہ دار و بنے ہم کوچے میں

ہے نمازی کی ندا کے آہ
قتل سے بچے ہیں علی قتل ہوئے کوچے میں

رونق ہے خلق خدا کوچے میں
کس لئے عالم میں پیمبروں کی طرح کوچے میں

درد دل اپنا کہیں گے کس سے
غربا و فقرا کوچے میں

وہ نہ جائے گا تو شوکت کا غبار
لیکے جائے گی صبا کوچے میں

نوحہ (۱۰)

ماتم ہے بوترابؑ کا روئے زمیں پہ آج
ٹوٹا ہے آسمان دلِ اندوہگیں پہ آج
پیوندِ خاک ہوتا ہے عرشِ خدا کا تاج
خاکِ مزار گرتی ہے گردوں نشیں پہ آج
جس پر نشان سجدہ خالق تھا جلوہ گر
بہتا ہے آہ سر کا لہو اس جبیں پہ آج
زینبؑ کے سر سے اٹھ گیا سایا پدر کا آہ
شفقت کا ہاتھ رکھے گا کون اس حزیں پہ آج

سائے سے دھوپ میں جنہیں لائیں نہ فاطمہؑ
وہ نونہال لوٹ رہے ہیں زمیں پہ آج

استادِ جبرئیلؑ کو روتے ہیں سب ملک
ماتم ہے بوترابؑ کا عرشِ بریں پہ آج

نوحہ (۸)

بستر لگاؤں جا کے نجف کی زمیں پہ آن
تشویش کرتی ذرا بھی مجھ کو جو بہلت وے آن
کیا وقت پڑ گیا ہے کہ جیتی ہیں جس سے آسماں
اب تو کوئی بھی پوچھنے والا نہیں رہا
ویسے چھٹے بابا جان تنہی ہیں پہ آن
گھر میں بیٹھی کہتی ہیں بیٹی یہ بعد دفن

یا سرور بر در سرا صغرا بہت بیمار ہے
بعد آپ کے یا شاہ دیں ہرگز یہ جینے کی نہیں
کیجئے نہ بیٹی کو جدا صغرا بہت بیمار ہے
چھٹ جائیگی اس سے غذا صغرا بہت بیمار ہے

ایسی ہو جو خستہ جگر اس سے جدا ہو سارا گھر
اٹھتی کس سے یہ جفا صغرا بہت بیمار ہے
یہ درد اور ایسا محن یہ رنج اور سونا وطن
ایسا مرض اور یہ دوا صغرا بہت بیمار ہے
بادشاہ دیں ہم سفر جلدی نہ کیجے اس قدر
اے ہائے کرب و بلا صغرا بہت بیمار ہے
کہتی ہے یہ کوئی دن میں بابا میں جینے کی نہیں
چھوڑ دو نہ تم ہمیں تنہا صغرا بہت بیمار ہے

جا کے تسلی دیجیے شفقت کی باتیں کیجیے
بچ جائے یہ کیجیے دعا صغرا بہت بیمار ہے

جس روز ہوگی بے پدر سنکر یتیمی کی خبر
کیونکر جیے گی یہ بھلا صغرا بہت بیمار ہے

اس کے صدقہ میں خدا معصومہ کو بخشے شفا
کہتی تھی جو سوگوار بیٹی صغرا بہت بیمار ہے

نوحہ (۹)

جب مدینے سے سوئے کربلا اصغر چلے
بولی صغرا ہم بھی جائیں گے بچھڑ کر ہم چلے
کہتی تھی بیمار بابا یہ بتا سب جائیں گے
صاحب خانہ چلا جاوے تو گھر کیونکر چلے

کون باقی ہے یہاں بیمار کی تسکین کو
ساتھ عمو کے پھوپھی اماں کے بھی اکبر چلے

سب کو جانیکی خوشی ہے کسکو ہوگا میرا غم
کون پوچھے شہ سے اسکو چھوڑ کر کس پر چلے

ہو گیا افسوس دنیا کا لہو کیسا سفید
بھائی اکبر کو مرے عاشق تھے وہ لیلا کے
ہو گئے زخمی میں اپنے زور کی رہ کی صغرا غریب
بس تھی میں بیمار عابد بے کس بے پدر
چھوڑ کر بیمار کو عابد وہاں زرہ ہ کا
کربلا میں سینہ زن اکبر پہ وہ ماں جب
دل پہ صغرا کے مدینہ میں ہوا یا ہے ستم
تھی یہیں شوکت کہ ہو نا تشنہ لب ہوا سے ہو ختم
مر گئے پیاسے اس سمت بھی ساقی کا

نوحہ (۱۰)

برپا ہے مجلسِ غم کیوں اے ہلالِ ماتم
روتا ہے کس کو عالم کیوں اے ہلالِ ماتم

سوز غم نہاں ہے فریاد اور فغاں ہے
فرصت نہیں ہے اکرم کیوں اے ہلال ماتم

کیوں سر پہ آگیا ہے یہ ہلال کیسی
گردوں سے یہ ستم ہے کیوں اے ہلال ماتم

فتنہ ہے اور بھنے سے دل پر بلا کیوں ہے
چھلا ہے تجھ کو غم کیوں اے ہلال ماتم

ابرو دکھا کے یہ اشارا کرتا ہے دل کو پیارا
دیتا ہے رنج پیہم کیوں اے ہلال ماتم

ہے یہ غم و محن کیوں روتے ہیں مرد و زن کیوں
کیا آگیا محرم کیوں اے ہلال ماتم

سب حال کربلا کا دیکھا ہوا ہے تیرا
کچھ یاد ہے وہ عالم کیوں اے ہلال ماتم

جو قافلہ کربلا سے کس نے رکھا تھا اسے

زنجیروں پہ بٹھا کے ہم کیوں لے بال ماتم

چادر چھنی تو سب نے دیکھا تھا کس نظر سے

بنت نبی کا ماتم کیوں لے بال ماتم

ٹھوکر کریں کہ یہ شاد سے دیکھے ستم

بے خشک جسم پر ہم کیوں لے بال ماتم

پھر آگئی فصل بکا پھر بال کھولو فاطمہؑ
پھر شہ کا غم تازہ ہوا پھر بال کھولو فاطمہؑ

پھر سید دلگیر کو پھر آپ کے شبیرؑ کو
روتی ہے سب خلق خدا پھر بال کھولو فاطمہؑ

جس کو سمجھیں بیکس و بیچارہ وہ ہے شاہ بحر و بر

نکلا ہے وہ ماہ عزا پھر بال کھولو فاطمہ

بابا علی و مصطفیٰ اشکوں سے جس میں کربلا

پھر آئی وہ فصل عزا پھر بال کھولو فاطمہ

ہر گھر میں ہے ماتم بپا شور و شین ہیں پھر وا حسین

[illegible] پھر بال کھولو فاطمہ

[illegible] پھر بال کھولو فاطمہ

کب تک ہیں دل ہنستے مجلس میں ہیں سب منتظر | بیتاب ہے روح حسن بے چین ہے خیبر شکن

پہلے کرو ماتم بپا پھر بال کھولو فاطمہ | پھر سینہ زن ہیں مصطفیٰ پھر بال کھولو فاطمہ

بچپن کا وعدہ یاد ہے شبیر دل میں شاد ہے

جو پیشگی کہا تھا وہ کیسا کربلا میں آ گیا

لیکر حرم کا قافلہ سے کربلا میں آ گیا

لیکے خط شاہِ دوسرا سے کربلا میں آ گیا

(۱۲) [illegible]

سن لو یہ فریاد ہیں ذرا پھر یاں کے ہو دو فاطمہ

شوکت ہے شہ کا نوحہ گر آہوں میں ہے او بیکسی اثر

ہیں کسطرف سب میزباں عون کا ساماں ہے کہاں

سب کو جو تیرا شوق تھا لے کربلا میں آ گیا

ہیں کسطرف تیغوں کے پھل حاضر ہیں مہمانِ اجل

دے آب خنجر ہی ذرا لے کربلا میں آ گیا

منہ سادات کو سے موڑ کر شہر مدینہ چھوڑ کر
ہو کر عزیزوں سے جدا سے کربلا میں آ گیا
ہائے سکینہ بے نوا انبار کی ہو کر
بھولوں سے اب بچی کی پیاس سے کربلا میں آ گیا
اصغر بھی سے ابھی پیاسا بھی ہے کربلا میں آ گیا
ورطہ سے اب اور کیا سے کربلا میں آ گیا
چھٹا سنانا ہو سنا چھٹا دو لالا ہو کر
بچے کو وطن ہو وہ کہاں سے کربلا میں آ

قسمت نے پہنچایا اگر اوس آستانِ پاک پر
شوکت میں وونگا یہ صدائے کربلا میں گیا

نوحہ

ختم منزل ہے شاہ ہدیٰ کی تیسری ہے یہ ماہ عزا کی

ہائے مقتول زمیں کربلا کی تیسری ہے یہ ماہ عزا کی

ہے جو روز قیامت قریب اب بیٹی ہیں فلک و فرش سب

زرد رنگت ہے خاک شفا کی تیسری ہے یہ ماہ عزا کی

شاہ ناقوں کو کھلوا رہے ہیں اور حرم کو اتروا رہے ہیں

بندھ رہی ہیں قناتیں ولا کی تیسری ہے یہ ماہ عزا کی

ہیں علمدار کو بولی آئے سے دیر ہی ہیں ترائی میں ڈیرا

یہ غم حالت ہے شاہ ہدیٰ کی تیسری ہے یہ ماہ عزا کی

کہتے ہیں شاہ بھائی سے رو کر دیکھئے کیا دکھائے مقدر

آمد آمد ہے فوج وغا کی تیسری ہے یہ ماہ عزا کی

پاس زینب کے بیٹھے ہیں اکبر مسکراتے ہیں جھولے میں اصغر

کیا خبر ہے ابھی انتہا کی تیسری ہے یہ ماہ عزا کی

اسطرف شاہ اور ادھر تھے بن سعد بن عمر و لگے
بن جائے تین ان وطن و میں
طول وقت کی صغرا شان کی تیری ہے یہ ماہ ۱۲۶۰ کی
وسط ایسی ہے داوری سے دیکھیاں جے سے آئی تک بنا
بیکل الک ہے مرضی خدا کی تیری ہے یہ ماہ ۱۲۶۰ کی
کس زبان سے ہو ادا شوکت کی بسط ان صغرا کی حرت
ہائے و سیدہ گو بہت تر ہے قضا کی تیری ہے یہ ماہ ۱۲۶۰ کی

(۱۲۳)

شوکت ملے میں شہ کے غلاموں کو کیا نصیب | آنے لگی گھروں سے صدا و احسین کی
اس سال پھر ہوئی شہ دیں کی عزا نصیب | ہونے لگا ہر اک کو ثواب بکا نصیب

فوجِ یزید گھیرے ہے لائق ہے شاہ کو
آئے ہیں کرب و بلا میں بلا نصیب
طالب ہیں پہ اور سے ہیں وہ گلزار آہ کا
ہوا نصیب
طفلی میں پھول کی بچھو ہوا نصیب
مٹی زمیں بچھونا ہیں آن
وہ ہوں کہ ہے زمیں بچھونا ہوا نصیب
اہلِ جسکو نانا کی شفاعت ہوا نصیب
زینبؑ جو پوچھتی ہیں کہ ہوگی ہے ہم پہ کیا
کہتے ہیں شاہ ہمکو بھی ہو یا جنت نصیب

کیا پیش آنے والا ہے کل کی خبر نہیں
اب تک تو ہے حسینؑ کو آب و غذا نصیب

آئے ہیں جسکے شوق میں ہم گھر کو چھوڑ کے
مانگو دعا کرے وہ سعادت خدا نصیب

دیکھا نہ سنا دل کسی کافر کا بھی ایسا تھا شمر کا جیسا
کیا جانئے تھا کونسی مٹی کا بنایا شبیر کا قاتل

اٹھوا کے ترائی سے خیام شہ ابرار وہ شمر ستمگار
کچھ خوف خدا کا نہ دل نحس میں لایا شبیر کا قاتل

شقی ازلی تھا کی بصر کو زار ایا شبیر کا قاتل
ہمراہ سوئے کرب و بلا فوج کو لایا شبیر کا قاتل

نوحہ ۱۵

دکھلائے حسین پیارا در فلک شفا سے منہ
قسمت کہاں کہ ہو کفن سر بلا نصیب
شوکت بہار ماتم اور درد اشک و آہ
جنت میں بھی نہ ہوئی یہ آب و ہوا نصیب

جس شاہ کی عزت نے زمانے کو دو بالا یا عالم صدمہ کیا

نام کرم و لطف سے واقف تھا نہ پایا شبیر کا قاتل

گزارا ریہ اللہ کو بھی ہیں ملا کر پھولا نہ پیدا اختر

یہاں سے لے عوض نام ستمگار نے پایا شبیر کا قاتل

اتنا سے کہ شمر ستم آرا کو بھی کہتا سجاد سے سرور

دیوان پدر پاپ کا سر لینے آیا شبیر کا قاتل

شوکت جو کبھی کرتا تھا دشمن سے بھلائی اس سے برائی

کسمہ در بچہ ماہ کا روسیہ دل تھا عذایا شبیر کا قاتل

نوحہ (۱۶)

پہونچی کو محرم کی جب شمر لعیں آیا
حضرت کی شہادت کا ہر اک کو یقیں آیا

سب خلق خدا روئی تو کرب و بلا روئی
جب قتل شہ دیں کو وہ دشمن دیں آیا
شہ کہتے تھے بھائی سے دریا کی ترائی سے
غیروں سے اٹھانے کو جب نعش کہیں آیا
اک حشر بپا یاں ہوگا تا سر جہاں ہوگا
نقشہ جو ہیں ان پر سے ماہ جبیں آیا
کہتے تھے شہ والا اسے قوم جفا پیشہ
عباس پہ جو بالا تھا سو خاک نشیں آیا

کیوں مجھکو ستاتے ہو کیوں مجھکو کڑھاتے ہو
میں آپ سے رہنے کو اس بن میں نہیں آیا

شوکت ہیں ترے نالے کچھ ایسے اثر والے
سن سنکے جنہیں منہ کو ہے قلب حزیں آیا

نوحہ (۱۴)

ہمسایۂ پیغمبرِ خدا کے سب جنگل میں گھر سے ہیں پردیسی
کی فوجِ لعیں نے ستم سے دغا جنگل میں گھر سے ہیں پردیسی
وعدے تھے عبادت کی پیمان و دوستی کے تیغ و نشتر جہاں
امید رکھیں اب کس سے بھلا جنگل میں گھر سے ہیں پردیسی
مظلوم ہیں تنہا اب ہے جہاں لڑتی ہیں بیں ویسے ادھر جہاں
کھاتا ہے سب جنگل میں گھر سے ہیں پردیسی
شہ پاس نہیں ہے کوئی جز غم پاس نہیں
حضرت کو کسی کی ہے دعا جنگل میں گھر سے ہیں پردیسی
اے اہلِ وطن ہو وقتِ دعا جنگل میں گھر سے ہیں پردیسی

خنجر ہیں اُٹھے اور تیر چلے سے آتے ہیں نظر آثار بُرے
ہر سمت بچھا ہے دامِ دغا جنگل میں گھرے ہیں پردیسی

آرام سے ہے سب فوجِ شقی تکلیف میں ہے اولادِ علی
ریتی پہ پڑے ہیں آلِ عبا جنگل میں گھرے پردیسی

دل جلاتی ہے امام حضرتِ شبیرؑ کی پیاس
خون کرتی ہے علمدار دلاور کی پیاس
خون روتا ہے جہاں تشنہ لب اکبر ہیں
یاد آتی ہے سکینہ کی تشنہ شبیر کی پیاس

نوحہ (۱۸)

غم ایک ہو تو شکایت نہ کروں ہیں ایک مصیبت تو دو ہیں
زخم ہوئے ہیں دلوں پر غم ہائے جگر ہیں ہم سب ہیں پر دو ہی

خونِ سادات نے تیغوں کو پلایا جب تک
کربلا میں نہ بجھی لشکرِ بے پیر کی پیاس

خلد میں ساقیٔ کوثر سے یہ کہتی ہیں بتولؑ
دیکھئے چل کے مرے بیکس و دلگیر کی پیاس

قطعہ (۱۵)

اک افسانۂ ماتم ہے دو عالم کے لیے
صبر شبیر کا اور اصغر بے شیر کی پیاس
عطش قوس سے حضرت کی زباں
کھوکلا ابر ہیں تاثیر کی پیاس
ایسی دیکھی ہے کسی نے کہ شکر کرتے ہیں
تشنہ کاماں ہیں حشر میں سب لب تقدیر کی پیاس

سوچ تو اے اہل عزا یہ شب ہے کس کے قتل کی — قسمت کا کیسا پھیر ہے آخر یہ کیا اندھیر ہے
سنسان ہے کیوں کربلا یہ شب ہے کس کے قتل کی — اوڑھے ہوئے شال عزا یہ شب ہے کس کے قتل کی

کیوں سطح زمیں [illegible] ہلتی ہے یہ شب ہے
کیوں ہے ہوا ماتم [illegible] کسی کی یہ شب ہے کس کے قتل کی
کیوں [illegible] ہے [illegible] یہ شب ہے کس کے قتل کی
کیوں [illegible] زمیں [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] ہے [illegible] ہے کس کے قتل کی
[illegible] [illegible] بپا ہے [illegible] [illegible] کس کے قتل کی
[illegible] افلاک [illegible] بپا یہ شب ہے کس کے قتل کی
افلاک میں کیوں ہر کہیں [illegible] اشک خوں
[illegible] کس کے قتل کی

کل صبح کو ہونا ہے کیا مقتل میں یہ رونا ہے کیا | اے داغ قلب مصطفےٰ اے اشک چشم مرتضےٰ
ہے کون مصروف بکا یہ شب ہے کس کے قتل کی | اے نالۂ خیر النسا یہ شب ہے کس کے قتل کی

کیا یاد آتی ہے مظلوم کی روداد شب قتل
فریاد شب قتل
کیا بھا ہوئی بیشتر ہم پیہ بیداد شب قتل
فریاد شب قتل

۵

کیوں جا بجا بکا ہے کس کا سر کٹ کر ان بچو لگا ہے
پھر کس کس کے قتل کی
بانی سکینہ بچو تیہا یہ شب ہے
کیا بیتاب ہے یہ
اب رو کے کہے سے شور کرے یہ بانی بیتاب ہے
کس کس کے قتل کی
کیوں بیٹیاں نہ سوئیں بچو تیں بکا یہ شب ہے

تکیہ رہی جس خرق کا نا لوٹ یہ اللہ اس سر کے لیے آہ
تلوار ہیں نہ کہیں سنان پہ چلا دو شب قتل فریاد شب قتل

جن بچوں کا حضرت گوارا نہ تھا رونا و حسرت و دردا
رو رو کے کریں صبح وہ ناشاد شب قتل فریاد شب قتل

رو رو کے بیاں کرتے ہیں [illegible] شب قتل

اور قرآن [illegible] سوتی ہے [illegible] شب قتل فریاد و شب قتل

[illegible] کبھی بھول کے [illegible] شب قتل

زینب [illegible] نہ آیا و شب قتل [illegible] رات

کہتے ہیں حرم صبح قیامت کی ہے بیداد آفت کی ہے یہ رات

یاد آتی ہے عاشورہ کی روداد اور شب قتل فریاد و شب قتل

مجلس میں آکے کیوں نہ غلام شہ صفدر [illegible] کرتے مضطر

سنانا ہے قتل گہ کی روداد شب قتل [illegible] یاد شب قتل

نوحہ (۲۱)

اٹھ گیا رانڈوں کا چین اے شب قتل حسینؑ
یاد ہیں زینبؑ کے بین اے شب قتل حسینؑ

کیا سے تو انصاف سے کیا رتبہ ہے یہاں نہ سے
فاطمہ کے نورِ عین اے شبِ قتلِ حسین

اٹھ بکف سے یہاں کرب میں کرب سے قتال
وارثِ بدر و حنین اے شبِ قتلِ حسین

جاں یہ کھوتا ہے کون دشت میں روتا ہے کون
کیا ہے یہ شور و شین اے شبِ قتلِ حسین

کیا ہے یہ اللہ کہ اب ہو گا صبح کو عذر ب
ماہ نیمہ مسم شین اے شبِ قتلِ حسین

دل کو کر گئی کباب ہو گی دم صبح خواب
بزم کی یہ زیب و زین اے شبِ قتلِ حسین

کہتے ہیں وہ با خدا ہوں گے جو کل بیخطا
کشتۂ تیغ و سنین اے شبِ قتلِ حسین

وہ پھول سا تن شاہ کا اور گرم زمیں ہے
سایہ سے جسم و بو پیمبر میں یاں سے نہ نکالا
کل خشک گلا تشنہ کا ہے اور خنجر کیں ہے
مہمان قضا آج شہ عرش نشیں ہے

نوحہ (۲۲)

روئیں سب جن و ملک صبح قیامت تک
سینہ پہ ہو کس کے بین اے شبیر قتیل حسین

لیتے تھے نبی شوق سے جس سینہ کے بوسے
اوس سینۂ مجروح پہ زانوئے لعیں ہے

خیمے جلے شبیر ہوئے قتل جفا سے
اب کرب و بلا میں وہ مکاں ہے نہ مکیں ہے

ہے آج خوں گوہر دریائے امامت
بے نام و نشاں خاتم نبوت کا نگیں ہے
کہتے ہیں نماز اس کو حسین ابن علی کی
ہے تیغ جفا فرق پہ سجدے میں جبیں ہے
پیش نظر ہے تباہی میں جہاز آل نبی کا
بانو کہیں زینب کہیں کلثوم کہیں ہے

(۱۳۳)

حر کو روتے ہیں حرم سرور دلگیر کے ساتھ — شمر بھڑکایا کیا حر نہ پھرا حضرت سے

رن میں سوتا ہے جری حضرت شبیر کے ساتھ — چھوٹتے ہیں کہیں تدبیر سے تقدیر کے ساتھ

عشق میں [illegible] ہو گیا [illegible] رب
[illegible] تقدیر کے ساتھ
[illegible] سعد [illegible] کے ساتھ
ذکر منصب [illegible] کیا بس [illegible] کے ساتھ
[illegible] جاؤں [illegible] تصویر کے ساتھ
[illegible] یا [illegible] کے ساتھ
[illegible] ہی [illegible] کے ساتھ
اللہ اللہ [illegible] الاستغفر [illegible]
[illegible] اس صاحب تقدیر کے ساتھ

نوحۂ حضرتِ یہ نہیں ہے سندِ آزادی کی
خلد میں جاؤں گا شوکتؔ اسی تحریر کے ساتھ

نوحہ (۳۲)

روتے ہیں شاہ ہائے عون و محمد کو اب
کرتی ہے قسمت جدا عون و محمد کو اب
عاشق سرور پسر حیدر و جعفر کے لال
بنگلا کا ہے تو صلہ عون و محمد کو اب
کرتا ہے تازہ چمن کرتی ہے بیکس بہن
کرتی ہے سب سے فدا عون و محمد کو اب
کہتی ہیں بالا نشان و آہ
بیٹھا ہے گود کا ساتھ عون و محمد کو اب
دی بہن بھائی رضا عون و محمد کو اب

جیتے جی ہملو والا شیکے
لیلے چلی ہو قضا عون و محمد کو اب

کہتے ہیں شاہ زمن صبر کرو اے بہن
نکلی ہو حسرت سے کیا عون و محمد کو اب

کیا کروں شوکت بیاں کہتی تھی جسطرح ماں
حق کے حوالے کیا عون و محمد کو اب

نوحہ (۲۵)

لٹ گئے شاہ زماں ماموں کے پیارو اٹھو
ہے بلا کی یہ وہاں ماموں کے پیارو اٹھو
بیٹھے ہو جو شہ جاں کیا کروں اوس کا بیاں
گھر ہے میری جاں ماموں کے پیارو اٹھو
ہاتھ کاٹا دست سے یہ ماں کا کلیجہ ہے
ماں بھی تو زینب سی ماں ماموں کے پیارو اٹھو
سلطاں جا کے شام کو وہیں ہم سے ملوں
دیدہ تر ہوگی ماں ماموں کے پیارو اٹھو

دیکھیگی وہ تم کو جب ہو لیگی رنج و تعب
تم میں پڑی ہو گی جاں ماموں کے پیارو اٹھو

صدقے یہ کہیں اٹھو حال کچھ اپنا کہو
کب سے ہوں کرتا فغاں ماموں کے پیارو اٹھو

نوحہ (۳۶)

روتے ہیں شاہِ زماں لیٹی ہیں دو بیٹیاں
بیچ میں عینی ہے ماں لیٹی ہیں دو بیٹیاں
ہوتی ہے زینبؑ نثار کرتی ہے اک اک پہ پیار
اٹھتا ہے دل سے دھواں لیٹی ہیں دو بیٹیاں

زینبؑ آشفتہ حال کھول کے لاشوں پہ بال
کرتی ہے آہ و فغاں لیٹی ہیں دو بیٹیاں

جسم سب ہی چور چور منہ پہ برستا ہے نور
ہوتی ہے قربان ماں لیٹی ہیں دو بیٹیاں

شوکتِ محزوں کو اب فکر یہی ہے روز و شب
غم سے اوسے دو اماں ماموں کے پیارو اٹھو

[illegible] سب کے ہیں پاس کہاں ہیں حسین
[illegible] لیتی ہیں دو بہنیں
[illegible] عون و محمد کہاں
[illegible] لیتی ہیں دو بہنیں
[illegible] زینب صدا
[illegible] لیتی ہیں دو بہنیں
[illegible]
[illegible] لیتی ہیں دو بہنیں
[illegible] یہاں لیتی ہیں دو بہنیں

کہتے ہیں رو رو کے شاہ زانو پہ یاد رکھ کے آہ
آج سے چلے کہاں لیتی ہیں دو بہنیں

کیوں نہ ہو شوکت فغاں کہتی ہے رو رو کے ماں
اٹھ گئے راحت رساں لیتی ہیں دو بہنیں

نوحہ

نزاکی ہوئی ہے بنت سلطان دو عالم کی

بجھے مسند شادی پہ صف [illegible] کی ماتم کی

عزا و شادی میں جینا ہو [illegible] ماتم کی

از شادی [illegible] ارشاد [illegible] ان کو تین پہر

ہم [illegible] کی جب [illegible] پہنچ [illegible] ماتم کی

کہا جب یاں [illegible] ماتم کی

حرم دوسرے میں قاسم کو عروس [illegible] شادی ماتم کی

یہی عالم ہے شادی کا ہمیں شادی ہے ماتم کی

بنا صاحب عقد قاسم کا تو گردوں سے صدا آئی
پکاری فاطمہ گھبرا کے تھی اس کی خبر مجھ کو

رولائیگی لہو دنیا کو یہ شادی محرم کی
کہ ان مہندی لگے ہاتھوں سے ہوگی رسم ماتم کی

ابن حسن کو دیا بیاہ کا خلعت ملا
تشت سے کفن کیا دیا بیاہ کا خلعت ملا
بچھڑے بابوت سے پدر رات کی تحفت کی ملا
خون میں ڈوبا ہوا بیاہ کا خلعت ملا

کس سے وارثن میں کیا خوشی کی آرزو
بیاہ زینی کی جہاں ہو سوگ کی ہو دم کی

مقطع (۲۳)

حسن جوانی کہاں شان شہانی کہاں
دامنِ خاکِ شفا بیاہ کا خلعت ملا

دیکھئے قاسم کو ماں کہتی ہے باصد فغاں
کس کو یہ تیرے سوا بیاہ کا خلعت ملا

(۲۹)

بین کرتی تھی یہ کبریٰ مرے نوشاہ اٹھو
دھوپ میں سوتے ہو بیٹا مرے نوشاہ اٹھو

لاش پہ آپ کے آئی ہے دلہن دیکھو تو
اٹھ کے دیکھو مرا پیارا مرے نوشاہ اٹھو

کیسی شادی ہوئی یہ راس نہ آئی تم کو
کیا ہوا ہاتھ کا کنگنا مرے نوشاہ اٹھو

جلد شادی بنا ابن حسن کا مزار
رانڈ کی کالی ردا بیاہ کا خلعت ملا
قاسم گلگوں قبا ایسے نہ کرتے فدا
اکبر کو سب سے جدا بیاہ کا خلعت ملا

کہتی تھی رو کے [illegible] (بہن)

حشر تک بیتم میں ہو جاتا تھا شور بر پا

بیٹیوں میں قسمت میں لکھا تھا رے نوشاہ اکبر

کھوں سہرے کے ابھی سوکھے نہ پائے بھی نہ تھے

ہاتھوں میں ایک رات کی مہندی رے نوشاہ اکبر

لب سے روتی ہوں میں لاش پہ بیٹھا ہے نوشاہ

جو کبرا سے نوشاہ اکبر

دریا پہ علم شہ کا جب خون سے تر ہو گا
عباسؑ کے بازو جب شانے سے جدا ہو گئے

جنت میں لہو غم سے زہرا کا جگر ہو گا
پھر کون مصیبت میں حضرت کی سپر ہو گا

مقتل میں نہ تنہا چھوڑتے شہ کو سرہو
اے بھائی بتا دو کس کو میں پکاروں گا
عباس زمانہ سے جب میرا سفر ہوگا
کیسے کٹے گی شب والا اسیری میں ہوگا
معصوم کا اس سے صبر ہوگا
بچپن ہی میں چھوٹ گئی سینہ پہ ہوگا
عباس سکینہ کی ان آنکھوں سے دیکھا ہوگا
عباس سکینہ کو کب اس سینہ پہ سلا ہوگا

بھولیگی نہ دنیا کو عباسؑ وفا تیری — کس پاس سے وہ صفدر دیکھیگا رخ سرور
نالاں ترے ماتم میں ہر فرد بشر ہوگا — جب نزع میں زانو پہ شبیرؑ کے سر ہوگا

یہ کہہ کر گرے ناقوں سے ہو کے جلال
مظلوم کا ماتم ہے گھروں میں ارے ہوگا

(۵) (۱۰۳)

پانی کی تمنا میں تڑپتی ہے سکینہ
دریا پہ گئے اسپ پہ جاں بلب سکینہ
بازو کٹے عباس کے دریا پہ سدھارے
بی بی کی کہو الفت سے ابا

بی بی چچا تمہارا فردوس کو سدھارا
اب پیاس کا کہو گی کس سے تعب سکینہ

مرتے ہوئے یہ وہ کہتی پیاسی ہے میری بچی
ملتا ہے ایسا عاشق دنیا میں کب سکینہ

تشنگی کی شدت اور یہ پیاس و حسرت
جو کچھ دکھائے قسمت دیکھو وہ سب سکینہ
اے فاطمہ کی پوتی دنیا سے چلی ہو روتی
اس سن میں کس نے دیکھا ایسا غضب سکینہ
کس درد و الم سے ہیں کیا ظلم و جفا سہے ہیں
بچوں سے ہیں کیوں مسلماں بیزار اب سکینہ
کیونکر ہو کہ وہ شوکت گھٹ سے گئی ہو اب فرقت
اب بلا میں گذرے گی ایسے عجب سکینہ

نوحہ ۳۲

کہتی تھی چچی سے یہی رو رو کے سکینہ میں چچا جانے نہ دیتی
معلوم اگر ہوتا کہ انجام یہ ہوگا میں جانے نہ دیتی

کرتا ہی نہیں ہے کہ جائے پر ظلم یہ عدو نہیں کرتا

بس قسمت ہی کام آتی ہے طالب و دنیا میں جانے دیتی

ہم شرمندہ ہو کر جب سے گئی اماں ہمیں نالاں

یوں عہد تو ہو گئے آکر جاتے ہیں اماں نے دیتی

کہاں ڈھونڈ کر جاؤں کر پتا ان سے پاؤں

اب اپنی حالت ہی کہاں ہوں سے تھا نے دیتی

اٹھائی یار سے تمنا کہ ہو

دل کیا کیا نے دیتی ہے ہوا ہو سمجھی پچھتا دیتی

سے کاش ہوتے ہم بتا کہ انہیں سمجھا نے دیتی

تقدیر بری ہو تو کوئی کیا کرے ہو تو کیا علم تھا مجھ کو
قسمت سے اگر زور ذرا بھی مرا چلتا میں جانے نہ دیتی

مشکیزہ کو دیکھ ہوئی ناحق دل فگار کشتہ کی گنہگار
معلوم جو ہوتا مجھے تقدیر کا لکھا میں جانے نہ دیتی

نوحہ (۳۳)

کہا سکینہ نے چچا جان سے جو چچا اٹھاؤ علم میں جانے نہ دینگی

تو کچھ نہ یہ بیاں کر کی تھی تاب بسکینہ شدت ہوتا تھا سینہ

کہہ کر یہ اٹھو ذرا ابھی وہ اشارہ میں جانے نہ دینگی

روتے ہیں ہو کے بھائی سے کہا شہ والا کی بیٹی نے دی

کہہ کر یہ سے کو نہ یہ اپنی جانے نہ پیاسا ہیں کروں گی

وہ بھی ہم سے بابا کی طرح عزیز علی میں بیٹی ہم

نا بیا خفا ہو کے اکبر کو تنہا میں جانے نہ دینگی

عمو بچے ہم اے کلیجے سے لگالو بیکس کی دعا لو

بیکسی میں کون لے گا اب خبر شبیرؑ کی — بھائی کا شیدا ہے اب دریا پہ غلطاں خون میں

ماتم عباسؑ نے توڑی کمر شبیرؑ کی — ڈھونڈتی ہے اپنے عاشق کو نظر شبیرؑ کی

بھائی کو منظور تھی خاطر اکبرؑ شبیرؑ کی
بوسے ہر دم ساعدِ اکبرؑ کے لیتے کیوں نہ [illegible]
کا ہے کی حالت ہے سب درد جگر شبیرؑ کی
[illegible] اٹھا نہیں جاتا ہے مظلوم کی
و بھیا ہو زندگی کیونکر بسر [illegible]
[illegible] کون شانے کٹ گئے عباسؑ کی
اب نہ رکھو آس اے جان پدر شبیرؑ کی
کس طرح اکبرؑ سے رشتہ تھی زندگی عباسؑ سے

شاہ کہتے تھے دکھا دو تم میرے بھائی کی لاش
کام اب دیتی نہیں اکبرؑ نظر شبیرؑ کی

شاہ فرماتے تھے بھائی تو نہیں لیتے خبر
اے اجل سے آکے اب تو ہی خبر شبیرؑ کی

نوحہ

ہاں تشنہ لب پڑا ہے شام و سحر شبیر ہی
کارِ نبوت دوازدہ عمدہ شاہ ہیں
اُن غم نصیبی کی حالت سر بسر شبیر کی
لاش پر عباس کے گر کے لکھا اور لطف اعظم حسین
عمر بھر یہی رہی تم سے نظر شبیر کی
دیکھا پڑا سا بھائی کا بازوں کو کٹے حسین

اے جانِ دلِ حیدر اے ماہ بنی ہاشم
روتے ہیں کھڑے سرور اے ماہ بنی ہاشم

حضرت کو تسلی دو مظلوم کو ڈھارس ہو
بے کس ہیں شہِ صفدر اے ماہ بنی ہاشم

سقائی کرو اکبر سے اے ماہ بنی ہاشم
اکبر کا کلیجہ ہے سب ہے اب سکینہ اے ماہ بنی ہاشم
پیاسی ہیں بہت مضطر ہے اے ماہ بنی ہاشم
پیاسا ہی ذرا سا دو پانی و لا دو
اور دو بھی ہے ماہ اور ہے ماہ بنی ہاشم
رو دیا ہے کہو ابا چھوٹے ہیں بہت اے ماہ بنی ہاشم
بیٹھ نہیں بام و کہو کر ے ماہ بنی ہاشم عشق اصغر
تشنہ کو لو کہو چھوٹے ہیں کرو اطفال ہاشم

دریا میں ہے طغیانی اور ناو ہے طوفانی
اورھم اوس کے بنو لنگر اے ماہ بنی ہاشم

ہے غم سے لہو پانی دو ایک سبو پانی
کھدواو کنواں چلکر اے ماہ بنی ہاشم

بیتاب ہے سقا سا اے ماہ بنی ہاشم
خیمہ میں تلاطم ہے اٹھو اے ماہ بنی ہاشم
اے لوٹنے والے اب دل ہے شکستہ اے ماہ بنی ہاشم
عباس علی اچھو مظلوم کا اے ماہ بنی ہاشم
ہم تنہا ہیں اے ماہ بنی ہاشم
شبیر اکیلے ہیں اور رونق اے ماہ بنی ہاشم
اب تک ہے زبانوں پر اے ماہ بنی ہاشم
شبیر کی علمداری اور بھائی کی غمخواری اے ماہ بنی ہاشم

یہ درد ہے آہوں میں حضرت کی نگاہوں میں
اندھیر ہے دنیا بھر اے ماہ بنی ہاشم

تصویر یہ رقت کی تحریر یہ شوکت کی
دیکھو تو ذرا اٹھ کر اے ماہ بنی ہاشم

نوحہ

مجلسِ عزا [illegible] ہے
[illegible] ادا ہوئی کس کے لئے
بیکل ہے [illegible] مصطفیٰ ہیں سب اہلِ بیت
کس کی عاشقانِ اہلِ بیت کس کے لئے
اسلام کو کس نے کر دیا زندہ وفا کے نام
[illegible] قدم ہے کربلا کس کے لئے
آسماں رنج میں [illegible] بنی آئی زمیں
آج طوفانِ غم میں ہے بپا کس کے لئے
دو جہاں میں چھا گئے ارشاد ہیں کس کے لئے

گو نشانہ ہی ہوا ہے کربلا میں بے نشاں
لو کا مارا پیاس کا مارا بہشتی چل بسا
سرنگوں ہے رایتِ فوجِ خدا کس کے لئے
دشت میں چلتی ہے اب ٹھنڈی ہوا کس کے لئے

نوحہ ۳

تم ہی سے اب یہ ہنر کربلا کس سے

کٹھکانا نہیں یہاں کس کیلئے تشنہ جہاں سے تشنہ لب

کام کس کا ہے رہا اب قضا کی سرنگوں

ابتری ہے عزت بیت سخت جواں کیلئے

اب ہوں زندہ میں دنیا میں بھلا کس کیلئے

تھی یہی مالی سکینہ میں پیاسی رہ گئی

لے کر تھے کلیجہ سے گلعذار اکبر | جب تم چلے جہاں سے آئیگا پھر کہاں سے

دیکھی نہ کچھ بھی ماں نے تیری بہار اکبر | بیتاب دل کو ماں کے صبر و قرار اکبر

اے بوستاں بھی دل سے ہاں یہی پیارا اکبر
ابتک قفسِ عالم میں ارم کھٹا تر از و
روداد میری سن لے اماں نثار اکبر
کہتا ہے کوئی درد سے لاشہ پہ کہ ہائے
کہتی ہے کون ہمارا اب انتظار اکبر
ہائے غم نصیب صغرا ہے بیکس غریب اکبر
کیا رتک و دریا ہیں زخموں سے ہائے اکبر
ارماں ہے موت کا لو شادی کی فصل میں جو

جب سے خزاں نے لوٹا باغِ شباب تیرا
اوس دن سے آجتک ہے نالاں ہزار اکبر

خبر بیکسی و حرماں ہی کون فاتحہ خواں
ہوتی ہے تیرہ غربت ہر دم نثار اکبر

دشمن ہیں جو تمہارے اللہ انکو مارے
حسرت یہ ہے ہمارے سر صدقے ہمارے شوکت نثار اکبر

نوحہ (بیس)

ماں تو نظروں میں تھی ہر دم یہ نانا کے اے مرے نرگسی آنکھوں والے
کر کے رہا ہاں کس کس نے کوا اے مرے نرگسی آنکھوں والے
بچپن ہی میں گھر اجڑا یہ ستم سے اے ... دل تو نہیں ہے میرا دم
پیاس اپنی تو بجھی بلا سے اے مرے نرگسی آنکھوں والے

گر گئے تم بھی ماں سے کنارا ڈھونڈ رہی ہوں غربت میں کس کا سہارا
کون یہاں وہ ہے کہ مجھ کو سنبھالے اے مرے نرگسی آنکھوں والے
کس سے اٹھواؤں لاشہ میں تیرا کوئی باقی نہیں ہے بیٹا میرا
چل بسے ہائے سب کنبہ والے اے مرے نرگسی آنکھوں والے

پیارا کہا تھا مرے دل کا ارمان پیاسا ہی سدھارا مری جان
کس طرح ماں جگر کو سینے سے لگا کر نہ کی آنکھوں والے
کہو ہوتے چھپا اور اپنی ایش کے درد
تھی پر سے تم کیا ہے لا کر نہ کی آنکھوں والے
اس مصیبت سے اپنا شور ان زم میں ہے شور قیامت
اب وہ کس سے اپنا کو ہے لا کر نہ کی آنکھوں والے
ہائے وہ شہزادہ

کہتے تھے شاہ کربلا کڑیل جواں کا داغ ہے	بےچین ہے پہلو میں دل کیونکر رہے قابو میں دل
کیونکر کریں ضبط و بکا کڑیل جواں کا داغ ہے	تو صبر دے اے کبریا کڑیل جواں کا داغ ہے

کیا جاکے ہائے کہوں کیونکر اوسے تسکین دوں
مرجائیگی وہ مبتلا کڑیل جوان کا داغ ہے
افسوس تصویر نبی سب خاک وخون میں بھری
ہا بچو رودل کا اپنے کڑیل جوان کا داغ ہے
عباس غازی کی تم اٹھو اکبر کو گھر میں سے چلو
مرود ہے دل باپ کا کڑیل جوان کا داغ ہے
انصاف ہاتھوں سے نہ دو اولاد والو تم کہو
کیونکر اٹھے شست سے بہلا کڑیل جوان کا داغ ہے

شوکت غم اولاد کی پھر اوس پہ یہ بیداد ہے
ہیں پیر شاہ دوسرا کڑیل جوان کا داغ ہے

نوحہ ۳۸

حسن کو کہہ چلی ہاتھوں شادی کی تمنا اے میرے ارمان
بیوہ بنا کے وہ بانو ترے تابوت پہ سہرا اے میرے ارمان
پہلو شاں کی تمنا تھی کہ پہناتی میں یا پہ تیرے سہرے تو بو بو
الا ہیں ہو کو نہ اتار اے میرے ارمان
حسرت ہی رہی گھر میں کبھی بات نہ کی سے شرما کے نہ بولا اے میرے ارمان
انکی تمھی بھاری ہی تو باتیں ہیں وہ تیرے ماتا اے میرے ارمان
اب تو اب کی باتیں ارمان مرے لال کیا ہے اے میرے ارمان
پا مرے علی اکبر مرے کو لیا اے میرے ارمان
جلمے کی تو صفی ہم

ہے ننگ کی بہنوں کو طلب سے نہیں بیتے کروٹ نہیں لیتے
دنیا میں کوئی بیاہ کے دن سوتا ہے ایسا اے میرے ارمان

افسوس افسوس صبا سحر کے کھلے پھول اغوا کئے ملی کھول
یہ تخت عروسی ہے کہ تابوت کا تختہ اے میرے ارمان

یاد آیا بیٹا شوکت جو کبھی ماں کا یہ کہنا لے سہرا ارماں

ماؤں کو بھلا دیکھا جواں بیٹوں کا مرنا آنسو ہوگا کیجیے

اتنا بھی نہ سوچا کہ کبھی یہ ماں کا ارماں ہے سہرا ارماں

اٹھارہ برس والے تری لاش کے قربان بیکس و تنہا لالی

سہرا تری جوانی کا نہ ماں کو دکھایا سہرا ارماں

حسرت تھی کہ دیکھوں بنا نوشاہ سا اے ارمان و نگاہ

بچوں کی تھی ہوس کہ بنا کے دکھا سہرا ارماں

کھولوں جب لبادہ کفن بانو کی ہم آنا بیٹا

(۱۳۹۶ھ)

نوحہ

پکارے شاہ دیں میت کو جب با چشمِ نم لائے
ذرا پردہ اٹھاؤ اکبرؑ مہ رو کو ہم لائے

کہاں اے قاصدِ جو پیغامِ رفیقانِ علم لائے
پتہ پوچھا حال زینب نے علی اکبر کا شہ [illegible] سے
ضعیفی میں جواں بیٹی کی میت رن سے [illegible] لائے
[illegible] کہا تجھ کو [illegible] وہ پیارا [illegible] لائے
یہاں [illegible] دیکھا سینہ [illegible] لائے
[illegible] رن سے جا [illegible] کی طرف [illegible] لائے
جہاں [illegible] اکبر [illegible] فوجوں سے [illegible]

کہا بانو نے روؤں میں کیونکر اپنے اکبر کو
کوئی پتھر نہیں دل ہے کہا تاب غم لائے

نہ راحت لائے قسمت میں کچھ مال جہاں شوکت
فقط ہم منصب مداحی شاہ امم لائے

نوحہ (۱۰۸)

دنیا سے رنج کھا کے جو اکبر جواں اٹھا
تھمے سے اہلبیت کے شور فغاں اٹھا
آہ آہ آہ
کس پہ ضعیفی میں بار گراں اٹھا
نوحہ فلک پہ کس کے سکتے پہ میں کل زمن مرا
غم از حسین کس کے وہ جور میں آسماں اٹھا
بچی تھی ماں کی وہ سے نکلی پہ میں اٹھا
اس پھول کو زمیں سے ...
لاشے پہ ماں پھوپھی جو کہا ...
پیاسا تو حسین سے دل سے دہواں اٹھا

تڑپے حسین گر کے جو لاشے پہ بولی ماں
زہرا کی تھی صدا یہ مقدر کا ہے لکھا
بابا کو اٹھ کے اے میرے آرام جاں اٹھا
شبیر لاشۂ پسر نوجواں اٹھا

دیکھا جو قتل گاہ میں رو رو کے قتل کی
دل اب وہ کس سے شوکت معجز بیاں اٹھا

نوحہ (۱۲)

مقتل کہاں حسین کا آرام جاں کہاں
جلتی ہوئی زمیں کہاں آسماں کہاں
مقتل میں پڑے ہیں یہ لاشے شہ کے ہیں
زخمی پڑا ہے وہ مرا اکبر جواں کہاں

نیزہ جو دیکھا پہلوئے اکبرؑ میں بولے شاہ
یہ جسم پھول سا کہاں اور برچھیاں کہاں

جب یہ سنا کہ آتے ہیں روتے ہوئے حسینؑ
بانو پکاری ہے مرا آرام جاں کہاں

کلام آرزوؔ

نوحہ (۳۲۶)

اُن کی اہلبیت کی الفت کہاں کہاں
نوشکر کے گھر میں حشر میں راہِ صراط میں

نظروں سے آج چاند ہوا ہے نہاں کہاں
یاد و فراقِ اکبرِ مہ رو میں بولی ماں

کیوں بھائی اسکو زخم لگے ہیں کہاں کہاں
زینبؑ پکاری دیکھ کے اکبرؑ کو خوں میں تر

عیاں ہے نعشِ اکبرؑ پر حرم کے شورِ محشر سے
لہو میں بھر گیا میداں میں ہمشکلِ پیغمبرؐ

جواں بیٹے کی میت یوں نکلتی ہے بھرے گھر سے
نہ کیوں اشکوں کے بدلے شہؑ کی آنکھوں سے لہو برسے

بچی مری زباں دہوئی ہوئی ہے آب کوثر سے
ٹوٹا ہے رشتہ کاموں کی چھٹ اب ہ
جوان بیٹے کی سیاست آنکھ کی رشک کر ہے
المحو کیا ہی نہیں ہو بیٹا بیٹا کی سلگ کرتے
چھکار ہے بیٹا نہیں ابیلیا اباں سے ہو ہے مرد ہے
پکاری شہر بانو جائے رن میں ہاں سے ڈھال ہے بازو
دیوانہ اپنا ہے رہ رہ کے دل بیتاب علی اکبر ہے
جوان بیٹے کے لاشے پر تڑپتی ہی یاں بانو ہے

نوحہ (۱۴)

پھر تصویر ہمیں کا سنانا ہے ابھی
فلک پیر جوانی کا زمانہ ہے ابھی

سینکڑوں سال ہوئے حسن جوانی کو مٹے
گرم اکبر کا زبانوں پہ فسانا ہے ابھی

بالطف بیٹھا ہیں حضرت کی آرزو ہے
اور نعش علی اکبر کو اٹھانا ہے ابھی

عجب [illegible] نوجوان ہیں ارے
وہ اصغر کی شہ [illegible] دیں کو بنانا ہے ابھی

مجلسیں ختم ہوئیں پوچھ لیا تشنہ تابوت
روح زہرا کو ہر اک در سے رلانا ہے ابھی

خوب روئے شۂ ذیجاہ کو شوکت لیکن
دفن سرور کے لئے ایک زمانہ ہے ابھی

نوحہ (۱۴۲)

گھر سے اصغرِ معصوم قبر بسانے چلا

[illegible] پیاسا بھی قبر بسانے چلا

دودھ نہ تھا [illegible] قبر بسانے چلا

[illegible] پیاسا بن میں قبر بسانے چلا

[illegible] ماں جایا [illegible] اصغرِ بے زباں [illegible] بسانے چلا

[illegible] علی [illegible] قبر بسانے چلا

[illegible] قبر بسانے چلا

کہتی تھی رو رو کے ماں کیوں مرے آرام جاں
گود اجاڑی مری قبر بسانے چلے

غم علی اکبر کا کیا شاہ کو کافی نہ تھا
رن سے جو تم بھی ابھی قبر بسانے چلے

نوحہ

غم بپا ہے آج اصغر کا
خالی جھولا ہے آج اصغر کا

[illegible] دریا دودھ [illegible]
[illegible] جیسی [illegible]
[illegible] کھا [illegible]
جب یہ غلام علی [illegible]

چھ مہینے کے بعد بانو سے
ساتھ چھٹتا ہے آج اصغر کا

تیر ظالم سے آہ میدان میں
حال ایسا ہے آج اصغر کا

آہ پیکاں سے ہائے واویلا
دودھ پیتا ہے آج اصغر کا
کوئی جا کے یہ بانو سے کہو
خون بہتا ہے آج اصغر کا
ہائے زہرا کا لال ہے ہائے
منہ سے ملتا ہے آج اصغر کا
خون دشمن بھی خون روتی ہے
حال ایسا ہے آج اصغر کا

مرغ بسمل کی طرح اے شوکت
دل تڑپتا ہے آج اصغر کا

(۱۴۲)

جس سے مرا دل چھدا ستم کا خنجر ہے یہ
تھام کے دل فاطمہ کہتی ہیں یا مرتضا
شاہ کا ہے یہ گلا ستم کا خنجر ہے یہ
گردن نادان نہیں ظلم کا پیکاں نہیں
بہر دل مصطفا ستم کا خنجر ہے یہ
ہم کو مارا ہے جو سب کا پیارا ہے وہ
پر نہیں تیر ستم ستم کا خنجر ہے یہ
ہم سے کرے بلا ستم کا خنجر ہے یہ

حشر میں جب حرملہ آئے گا ناوک ترا
بولینگے سب یا خدا ستم کا خنجر ہے یہ

جب ہوئے اصغر تمام مر گئے شوکت امام
ناوک جور و جفا ستم کا خنجر ہے یہ

نظم

اے ران دولارے اے ترے سہارے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کھولے ہوئے بالونکو یہ چلاتی ہے بانو
اب بال جھنڈولے تری ماں کس کے سنوارے

دیکھا ہے کسی صاحب اولاد نے یہ غم
بچہ چھ مہینے کا مرے پیاس کے مارے

شوکت تھا قیامت شہ بیکس کا یہ کہنا
اصغر علی اکبر بھی نہیں پاس ہمارے

نوحہ

رو کے کہتی تھی ماں میرے ابرو کماں
ہائے ڈھونڈھوں تو کہاں میرے ابرو کماں
اک پل بے ترے چین کیونکر آئے مجھے
میرے آرام جاں میرے ابرو کماں

تھی ضرورت بھلا خون او گلنے کی کیا
تم تھے غنچہ دہاں میرے ابرو کماں

قبر میں دلربا کون بھلا دے گا
پاس ہوگی نہ ماں میرے ابرو کماں

دل کے روتے ہیں سب یاد آتی ہے جب
تری سوکھی زبان میرے ابرو کماں
آسان نہ بنا میرے نور نظر
پیارے اے ام جان میرے ابرو کماں
کیا ہے دربار کے ساتھ ہے سے خطا
پڑ گیا یا کہاں میرے ابرو کماں
کس کا تیرے سوا قرض ہیں سر کرے
رو کے کہتی تھی ماں میرے ابرو کماں

کرے تیری تمنا مانگنے کو صلہ
جائے شوکت کہاں میرے ابرو کماں

بیت

ہائے کس طرح سے دنیا تمہیں بھولے اصغر
باغ عالم میں پھلے اور نہ پھولے اصغر

ہم کہاں تم کہاں کسطرح سے تجھے اے اصغر
کون اس عمر میں اس پیاس میں یوں ذبح ہوا
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ماں جو راتوں کو تجھے روتی ہے شاید اوسکو
یاد آتے ہیں ترے بال جھنڈولے اصغر
ہائے کسطرح نہ بانو کو ہو دنیا دوزخ
راہ جنت کی جو اس عمر میں تو لے اصغر

جنت میں ملیں جب علی اکبر مرے اصغر
کہنا مری جانب سے دعا بھائی کو بیٹا
عنقا ہوئی نیندیں تمہیں کیوں ہیں مرے اصغر
کہتے تھے کہ اے سبط پیمبر مرے اصغر

بابا کی ضعیفی پہ کرو رحم خدا را
میں بیکس و بے یار ہوں اصغر مرے اصغر

وہ جو باتیں [illegible] جو [illegible] اے اصغر
اپنے [illegible] کو اشاروں سے بتاؤ [illegible] اصغر

کرنے کے لئے ذبح بلاتا ہے مجھے شمر
جاؤں میں تمہیں چھوڑ کے کیونکر مرے اصغر

بانو کی طرح کون بنائے گا مری جاں
آغوش میں ترسے بانو کے کھونا تم مرے اصغرؑ

اے کرب و بلا کے مسافر نے جز و دار
مہماں ہیں ملک آئے قرب تم مرے اصغرؑ

شوکت کی دعا ہے کہ زمانے میں ہمیشہ تم
منصور رہے پیر انظفر مرے اصغرؑ

نوحہ (۱۵)

گودی میں شہ کی تڑپو اے بیزبان اصغرؑ
بابا کے صبر کا لو خوب امتحان اصغرؑ

تم بھی نہیں ٹھہرتے دل بھی نہیں ٹھہرتا
شبیرؑ کی ہے کیسی مشکل میں جان اصغرؑ

[illegible] بے زبان اصغرؔ

[illegible] بانو کی جان اصغرؔ

[illegible] آسمان اصغرؔ

[illegible] بابا کی شان اصغرؔ

ہے خامشی تمہاری اک دفتر مصیبت
کرتی ہے بے زبانی کیا کیا بیان اصغرؔ

کسکو گلے لگائیں کس کی لحد بنائیں
بیکس حسینؑ غم سے ہیں ناتوان اصغرؔ

ایک جاں بلب سے آگے ہچکیاں پڑتی ہیں دو دو
ایک بھی جوان اکبر ایک بے زبان اصغر
لٹا بھرا جہاں بھی ہم اپنے عین جوان کی
خطرہ میں کہیں نہ جائے سو کی شان اصغر

کہتی تھی اک دلجلی ماں کا کلیجہ ہے یہ
سنکے بولا اصغر بھی ماں کا کلیجہ ہے یہ

ہجر میں اے بیزباں بانوئے ناشاد ماں
اب نہ جئے گی کبھی ماں کا کلیجہ ہے یہ

ہو چکی اکبر سے یاس توڑ گئے تم بھی آس
روئے نہ کیوں دلجلی ماں کا کلیجہ ہے یہ

بچپن کی پیداوار ہیں ماتمِ اولاد ہیں

صبر نہیں دل کی ماں کا کلیجہ ہے یہ

کٹتے شمر سے اکبر اصغر سے گئے

جان پھوپھی کی سے وہ ماں کا کلیجہ ہے یہ

وہ بیٹھا بانو کے ہیں سکینہ شوکت حسین

اٹھو بیٹھا ہے کوئی ماں کا کلیجہ ہے یہ

(زمینہ)

روکے کہتی تھی بانو مرے مظلوم اصغرؑ — دھوم سے جاکے وطن دودھ بڑھاؤں کس کا

بعد تیرے نہیں جینے کی یہ مغموم اصغرؑ — آج میدان میں ترے قتل کی ہے دھوم اصغرؑ

کیوں نہ قربان ہو کر سے دو دو پیالے سے وہاں کی
ہائے ستم وہ سکی پانی سے بھی محروم اصغر

ہم سے پیاسا سہرے سے پانی بھی ہو سے معصوم اصغر
وارث تشنگی بنا ہے دو دو پیاسا اور ان پیاسا

شہیدی کی راہ میں ہم بھی بچے ہی سے کیا
الٰہی پیاس سے پیاسا ہو کے ایسے ہوئے واقف اصغر

تم باپ کے شہید ہوئے پہلے اکبر سے سوا
دنیا و دیں میں نہ ہوا ایسا معصوم اصغر

شاہ کو قربانی دی نہ بنا فی پڑی
آج ہوتا جو مرا اکبر مظلوم اصغر

یاد شوکت کو جب آتا ہے غم سبط رسول
کوئی غم کچھ نہیں کرتا ہے سوا مغموم اصغر

نوحہ (۲۹)

[illegible] فرزندِ نبی جوان سے کم نہ تھا

سال بھر کا بھی ابھی اصغر [illegible]

کیا قیامت ہو گئی [illegible] ابن علی

کیا علی اصغر نہ تھا جانِ حسین ابن علی

یا حسین ابن علی [illegible] صبرِ حسین

قتل اصغر سے [illegible] تھا [illegible]

غم سے [illegible] تھا [illegible] مرہم نہ تھا

شاہ کہتے تھے لٹا کر قبر میں لاشِ صغیر
اس تنِ نازک کے قابل خاک کا بستر نہ تھا

اے فلک غربت میں شہ کو داغِ اصغر کیوں دیا
کیا مسافر کے لئے کافی غمِ اکبر نہ تھا

سواری ہے یہ تشنۂ دربا کی سواری ہے صغیر کربلا کی
سواری ہے قتیل حرملہ کی سواری ہے صغیر کربلا کی
سواری ہے یہ جان پنجتن کی سواری ہے دل شاہ زمن کی
سواری ہے ذبیح نینوا کی سواری ہے صغیر کربلا کی

۱۵۵

یہی خرمئہ ارشاد ہ بخت اسکندر نہ تھا
قدوالا سے جگر پہ شکست خستہ تحفہ تھا
سکینہ زاروں ہیں و ل کھا کے پچھاڑ سخن
بندی کی ہوئی تھی جب سر پہ گذری کی ہوئی بلا
سواری ہے شہید خستہ جان کی سواری ہے یہ تشنہ زبان کی
سواری ہے شبیہ مرتضیٰ کی سواری ہے صغیر کربلا کی

[illegible]

غزل (۱۹۵)

[illegible] تخت شاہ [illegible] گود سے لیلا کوئی

لا سکے ہیں اصغر کو ہم گود سے لیلے کوئی

[illegible] گود سے لیلے کوئی

[illegible] لاش

[illegible] گود سے لیلے کوئی

[illegible] گود سے لیلے کوئی

لاچکے اک اک کی لاش اے اجل آ اب بھی کاش
جاتے ہیں مرنیکو ہم گود سے لیلے کوئی

جا سکے نہ آ سکینگے اب دیکھ لیں یاں رہتیں سب
چومے کوئی چشم نم گود سے لیلے کوئی

آرام کا نہیں گھر یہ کربلا ہے اصغر
کس شغل دوستو ہو یہ کربلا ہے اصغر

فرد

جوں نہ اتار سیں ہم آگے دو سے
لاشے میں پیش حسین قربان در دسے میں
شہیداں میں شاہ کہتے ہیں یا رشادہ
آگے دو سے لیلیٰ کوئی

راحت یہاں کہاں ہے برگشتہ آسماں ہے
سو جاؤ اس زمیں پر یہ کربلا ہے اصغر

یہ معدنِ جفا ہے یہ مسکنِ بلا ہے
یہ نینوا ہے دلبر یہ کربلا ہے اصغر

یہ حلق اور یہ پیکاں یہ زخم اور یہ نادان
یہ جسم اور یہ تیر [illegible] کربلا ہے اصغر
مخصوص اس [illegible] یہ کربلا ہے [illegible] بس اس جا
ہم بس [illegible] کرتا ہے وہ سب [illegible] ہے اصغر
[illegible] کیا کہیں [illegible] کربلا [illegible]
جو دوں [illegible] چھوٹی سی [illegible] اس [illegible] ہے اصغر
فارغ شفا یہ [illegible] بلا
سمجھو کنار مادر

سب مرحلے ہوئے طے تھوڑا سا کام اب ہی
وہ شمر کا ہے خنجر یہ کربلا ہے اصغر
ہوتا تھا حشر شوکت ہلتا تھا دشت آفت
کہتے تھے شہ جو رو کر یہ کربلا ہے اصغر

[illegible] سو [illegible] زباں دکھا دو

[illegible] سو بھی زباں دکھا دو

[illegible] سو بھی زباں دکھا دو

فن [illegible] سو بھی زباں دکھا دو

[illegible] زباں دکھا دو

ابرو [illegible] بھی تلوار کی زباں دکھا دو

[illegible] سو بھی زباں دکھا دو

[illegible] بھی منہ میں زباں ذرا سی

دکھلاؤ ذرا [illegible] سو بھی زباں دکھا دو

[illegible] سو [illegible]

کرنے کا کام کر دو حجت تمام کر دو
اک بار شاہ انور سو کی زباں دکھا دو

امت کبھی نا کر دیکھے تیری زباں کے کاٹے
فوجوں کو لے گئی تر سو کبھی زباں دکھا دو

چمن سے ہم رخ کسی باغ کو نہ لالا دے
اب سے یہ زبان اصغر سے کہیں زبان دکھلا دو
شکر کرتے شب سے شہ الٰہی پانی پلا سے تشنہ
بیکسی سے یہ سر دو ہی سوکھی زبان دکھلا دو

عزیز یہاں کہیں ہی قاتا سے پیارا صاحب
گھڑی ہوں کھیلا سے کہ لب تشنہ

قطعہ

صاحب کو دی ہیں اور اصغر
بیٹھا کھو کہا واصغر

ہماری خاطر بنا ہی ماتم نہیں ہیں یا تم کیو اسطرح ہم
جگر میں بھڑکی ہی آتش غم نہ دل ہی کو جلا و اختر

بنی ہی حالت یہ اپنا ہماری کہ پھر ول بنتا ہی ضعف طاری
مگر ہی عشق دین لگی یہ جاری کہاں سے آیا ہو فدا صغر

کبھی یہ تمنا آرزو ن دیکھا کبھی پیالہ میں جان کھونا
کبھی [illegible] روتا او [illegible] اشارہ والا وا اصغرا
[illegible] و [illegible] نصیب صغرا
[illegible] عرض [illegible] کیا وا اصغرا
[illegible] سناں [illegible] وا اصغرا
[illegible] وا اصغرا

چاہتا ہے دل زباں سے حالت اصغر کہوں　　بھولی بھولی شکل پر معصوم کے آیا نہ رحم
ہاں مگر اولاد والے جمع سب کیونکر کہوں　　دل کہوں قلب شقی کو یا کوئی پتھر کہوں

بے زباں معصوم کو روتی ہیں ساری بیبیاں
نوحۂ زینب سناؤں یا غمِ مادر کہوں
لاشۂ اصغر پہ کس حسرت سے کہتی تھی ماں
اب نہیں اصغر تو میں کس کو دلبر کہوں
حرملہ کا تیر اور جسم کمسن آہ آہ
کیوں نہ اُس کو ظلم سے گردن سرور کہوں
اے بیٹا کی قدر حسینی
پیاس کا سامنا تیر کا جنگ کہوں

روتی ہیں شوکت ترے اشعار کو سنکر بتولؑ
اس کو میں نوحہ کہوں یا آہ پیغمبرؐ کہوں

(۲۱۱) ماتم

[illegible]

دیکھو ذرا خیمہ پہ پکارتی ہے مادر اٹھو علی اصغر
سوکھے ہوئے لب مجھکو ذرا پاس ... پیاسا ہو تمہیں جگا

کیا سوتے ہو لے بانو بیکس کے دلارے تیر کے کھا
کرتے نہیں اب تیر کی آنکھوں سے اشارے لیے تیر کے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سوکھی زباں پیاس میں شُشدر و کھا چکے
فریاد کر کے داد لعینوں سے پا چکے
وعدہ وفا اپنے کر کے وفا سرخرو ہوئے
شہ ریش میں خضاب لہو کا لگا چکے

[illegible]

نوحہ (۴۳)

اے خاک پاک حرمتِ مہماں نگہدار
کھودا نہ جائے اصغرِ معصوم کا مزار

اے ارض کربلا نہ رلانا صغیر کو
کل چھینے گا ابھی شہ کا گلعذار
اے ظالمو دیا نہ گوارا تو جرم ہیں
ہے جرم کیا ہے کیا جو ہے جگر فگار
اے فاطمہ آ کے پوتے کو سنبھال لو
بانو کے دل پہ آج چلا ہے چھری کا وار
اولاد والو سید بیکس کا ساتھ دو
فریاد کر رہے ہیں حسین فلک وقار

شہ کا یہ حال ہے کہ کلیجہ پہ ہاتھ ہے
بانو تڑپ رہی ہے کہ خالی ہوا کنار

امت کے بخشوانے کی خاطر ہوئے شہید
اصغر تمہاری چھوٹی سی میت کے ماں نثار

ہنگام عصر ایک نہ چھوڑا خزاں سے پھول
نکلی نہ بلبل چمن سے کہیں چیں بجا
لوگوں نے ہوا و ہوس میں تھا کہاں
اے شوخ سر کو کاٹ دیا کھود کر مزار

قطعہ

کیا خوب قطعہ ہے اٹھنے کی جو نہیں
دیکھو اگر تماشا ہے سو وہ فرد جانئی نہیں

کہتے ہیں شاہ زماں تن سے نکلتی ہو جاں
جاں ناپید ہم کہاں گو دیں جب تو نہیں

صبر ہے دشوار شئے کس سے یہ منزل ہو طے
تیرے پہلو تو ہے زینت پہلو نہیں

پانو گریاں تھا صبر شہ جگر و بر
قرآن میں قلب و جگر آنکھوں میں آنسو نہیں
ہائے سر سے ردا کیوں نہیں کرتے بکا
سلطنت کیا فاطمہ کی ہے سو نہیں
گرتی تھی بانو بیاں آنکھوں میں سارا جہاں
کیا [illegible] سیاہ ، صغر [illegible] و نہیں
ماہ سے [illegible] نور [illegible] حسین
ابر [illegible] نہیں ، صغر [illegible] گلو نہیں

کیوں نہ ہو شوکت الم ہو گئے شبیر ختم
قوت بازو نہیں زینت پہلو نہیں

نوحہ

آئی تھی پہ رو کے یہ بانو نے کہا تیر ستم سے اصغر
جب سے تو گیا ہے آنسوؤں کا تار نہیں تھمتا میرے اصغر
وہ ماہ ساون وہ رنگ گلزار وہ غنچۂ دہن وہ گل رخسار
ایک دن میں خزاں سے ہوئی اک دم آخر ہوئی سب بہار میرے اصغر
سب چمن ہے ہری ہری دم سازی سے نسائی ہوئی آواز
ماں کی گودی میں پیار سے کہری پکار رہی میرے اصغر
ماں کی گود میں جب ہوتی تھی تو جانے بلاؤ
ماں کی گودی کو ہوا ہے خالی اس طرح کا ہو بیٹا رو رہا میرے اصغر

سینے سے لگاؤنگی کسے میں اب دودھ پلاؤنگی کسے میں
پاؤنگی کہاں تجھ یہ دکھیا آئیگا جو پیار میرے اصغر

کوثر پہ گئے ہو جب سے پیارے ماں غم سہتی ہے گور کنارے
مرنیکی فقط ہے اب تمنا یہ دل ہے فگار میرے اصغر

نوحہ (۹۵)

ارمان بہت تھے دل میں مرے نکلے کبھی نہیں کم سن پیارے
ماں وارے تمہاری کبھی بیٹا دیکھی نہ بہار مرے اصغر

بیدرد کے زنداں میں ہوں میں نالاں زندان بلا میں ہوں پریشاں
ویرانہ میں بناتی اب تیرا چھوٹا سا مزار مرے اصغر

امت کے لیے اوٹھائی آفت امت کی بڑی مصیبت
امت کے لیے پیاس نے جھیلا سو کرب ہو شاد مرے اصغر

بابا وہ بھی جا چکے اکبر بھی جا چکے
بیکس حسینؑ اپنا بھرا گھر لٹا چکے
باقی ہے کون اب جسے روئیں گے شاہ دیں
اصغر کی قبر بھی شہ مضطر بنا چکے

کہتے تھے شاہ ہائے ہے اب زندگی بھی چلے
قاتل کہاں ہے تیغ ستم سر پہ چلے
اب تاب ضبط کی ہے نہ طاقت بکا کی ہے چلے
اے موت آ کہ قصہ ہو رنج و بلا
کہتے تھے وقت دفن یہ زینب تباہ حال چلے
لو جاؤ تربت گاہ میں نانا ابھی حسین چلے
ساحل پہ رو کے تھا و صف ماتم
جو کربلا سے اٹھ کے جہاں جا

شوکت یتیم ہو گئے بچے حسینؑ کے
شبیرؑ سارے کام ہمارے بنا چلے

نوحہ (۴۲)

کشتۂ شاہ کے بچے چھوڑ کے جانیوالے
پیاسے اصغر کے بچپنے ہی میں رولانیوالے
کس سے منگواؤں ترے دفن و کفن کا ساماں
گھر کا سب اسباب لٹا بیٹھا ہوں اے
خاک میں مل گئے سب اے شہ ابرار
ذوالفقار اسد اللہ بنانے والے
تم تو تھے مرقد آبا کی پیشانی کا نور
مری آنکھوں میں مرے دل میں سمانیوالے

کس کو معلوم تھا اس دشتِ بلا میں آکر
لاش اٹھائیں گے تری ناز اٹھانیوالے

کیوں نہ روؤں غمِ دوری میں دلا رے اصغر
ترے قصے ہیں زمانے کو رولانیوالے

ان پاس شوق کے تڑپوں کو سینہ پہ لگا
اے اصغر تری گہوارے کی ہے کیا پیارے

نوحہ (۴۲)

بولی ماں تیر سے گردن جو چھدائی ہوگی
تھی نہ قسمت میں سوا تیر کے پیاسا ہی ہو
جیسے بچہ ہوا برباد ہوا تھا گھر کا
اس طرح بھی نہ کسی گھر کی صفائی ہوگی

بولی بانو مرے اصغر کو نہ کیوں موت آئی
ساتھ اوس کے مری قسمت کی برائی ہوگی

دل لگاتی نہ کبھی پہلے جو واقف ہوتی
تجھ سے پیارے چھ مہینے میں جدائی ہوگی

نوحہ ۶۶

کہتے تھے شاہ دوسرا جی بھر کے مجھکو دیکھ لے
بالی سکینہؑ میں فدا جی بھر کے مجھکو دیکھ لے

تم سے بچھڑ کے آرام پائیگا کیونکر
پیاس غربت کو پکڑ میں جو نہ دائی ہو گی

کس کو معلوم تھا خوں رن میں لپٹا اصغر
ماں نے سینے کی تری دودھ بڑھائی ہو گی

گود میں بھائی کا بیٹا ہو بس کس کے
لاش کیونکر پیاری سرور نے اٹھائی ہو گی

تیر کس جرم پہ معصوم کو مارا اشقر نے
بات یہ اس کی سمجھ میں بھی نہ آئی ہو گی

پھر دم غنیمت ہے مرا جی بھر کے مجھکو دیکھ لے
شب ہو چکی آخر رواں ہم کہاں اور تم کہاں
مہماں ہوں اب ساعت بھر ابی جی بھر کے مجھکو دیکھ لے
[illegible] میری تمنا کچھ ہے [illegible] جی بھر کے مجھکو دیکھ لے
[illegible] یہ بابی جی بھر کے مجھکو دیکھ لے [illegible]
سکھا [illegible] کی بیٹا کی پھر [illegible] آخری عمر کا [illegible] دیکھ لے
بانو کا تم پھر آنا ہیں اب یہ آخری جانا ہے مرا [illegible] دیکھ لے

مرنیکی ساعت ہے قریں صبح شہادت ہے قریں
کٹ جائیگا کل سر مرا جی بھر کے مجھکو دیکھ لے
جو کچھ دکھائیں اہل شر وہ دیکھنا جان پدر
بی بی خدا حافظ ترا جی بھر کے مجھکو دیکھ لے

گو بیٹی وہ شہ کی لاڈلی تھی صورت بابا کی
بکتی تھی جب شاہ ہدا جی تھے بچھو دیکھے

او

کیا لال کسی کا ہے کہ لے ہے طرف پالا ہے کیوں قاصد صغرا
معلوم نہیں پہچانو وہ قسمت کا لکھا ہے کیوں قاصد صغرا
کس حال سے پہچان تجھے پیر کا دار اس کا پوچھو و دلدار
پھر قبر بنا بیٹھے سے کون بیٹھا ہے کیوں قاصد صغرا

سوتا ہے جو یہ تازہ جواں خاک کے اوپر بمشکل بسر
بیمار نے کچھ اوسکو بھی پیغام دیا ہے کیوں قاصد صغرا

کس سوچ میں ہے حال تو کچھ منہ سے بیاں کر اے بندۂ داور
کس فکر میں اس طرح سے خاموش کھڑا ہے کیوں قاصد صغرا

ہیں ہاتھ نشاں سبطِ پیمبر کا بتا دوں سر دیتا ہوں

کیا حضرت بیمار کو بھول گیا ہے کیوں قاصد صغرا

اس شہ نے اصغر کی خبر کچھ ہے در سے بیمار وہی ہیں

دنیا میں نہ اب باپ ہے نہ کام کیا ہے کیوں قاصد صغرا

اکبر ہیں نہ اصغر ہیں نہ قاسم ہیں نہ عباس بس اب بس

اصغر ہیں نہ بابس ہیں مظلوم ہوا ہے کیوں قاصد صغرا

اب بھی ہو کہ فرصت ہیں اصلا وہ اس پر ہی جلا جا

بیمار کو خط لکھنے کی فرصت ہے اب کم اب ہے کیوں قاصد صغرا

امیدِ جواب خط صغرا اس کو

تن زخموں سے مجروح ہے شوکت شہ دیں کا کیا دم کا بھروسہ

بعد ایسے عزیزوں کے کوئی کہیں جیتا ہے کیوں قاصد صغرا

[illegible] (۲۰)

ابسبۂ کوئی بھی کہتا نہیں وسواس نہیں
لاش اصغر کو جو دیکھا تو کہا بانو نے
ہاں عزیزا ترے جیاں کی ہوا اس نہیں
کربلا کی ہے یہ بلبل گلزار رسول
فاقہ است سے فقط بھوک کی نہیں پیاس نہیں
عصر کا وقت ہے خاموش ہیں پیاس نہیں
علی اکبر نہیں قاسم نہیں عباس نہیں
پاس بیٹھے کے اب کوئی بجز یاس نہیں

شاہ فرماتے تھے دے کون تسلی مجھکو
ماں نہیں باپ نہیں کشتۂ الماس نہیں

نظر آتی ہیں شہیدوں کی شبیہیں شوکت
مقتل شاہ ہے یہ صفحۂ قرطاس نہیں

بند ۷۹

دو روز کا پیاسا ہوں احمد کا نواسا ہوں

اے شمر تندرا سے ڈر میں حق کا شناسا ہوں

نو دن کا دعا جھولوں میں دو دن کا عا بیٹھو

اخلاق و مروت میں میں شاہ فدا سا ہوں

پہلو و جفا کب تک یہ ظلم بھلا کب تک

دم سینہ میں گھٹتا ہے ہچکی اور دو زورا سا ہوں

اب سخت ہے مرے جانی دینا ہمیں تو پانی

ہچکوں کا گلہ کب سے سینے میں گھٹا سمہ ہوں

ہر صاحب ماتم کو دیگا مرا غم تسکیں — کہتا ہے مرا اصغر لازم ہے ترس مجھ پر

دنیا کا ستم دیدہ ہوں عالم کا دلاسا ہوں — رتبہ میں بڑا ہوں میں گو سن میں ذرا سا ہوں

زینب کی اوڑنی کی ادا ہوں پڑی تھی
نہ لُٹ کے جب شوکت شریں پیاسا ہو

نوحہ

بستا تو قریش و اقربا ہے مسافر عراق کا
جنگل میں بنس کی ہے مسافر عراق کا
اسباب سارا لٹ گیا ساتھی ہے کا
وارثوں میں بہن ہے مسافر عراق

اوجِ سرِ حسینؑ زبانِ سناں سے پوچھ
ہے موت میزبان تو لحد کارواں سرا
سردارِ قافلہ ہے مسافر عراق کا
مہمان کربلا ہے مسافر عراق کا

بچھڑا ہے یار دوستوں سے مسافر عراق کا

اہل وطن سے کہیو یہ جا کے ہم پاس

بچھڑا تو قافلہ سے سوار ہے مسافر عراق کا

کیوں میزبان عزیز کی ہے مسافر عراق کا

جیسے حسن ہے کس کی لیٹا ہے بیکس ہے مسافر عراق کا

کسی کی بیکسی نہ ہوا ہو گا یوں بیاہ

باد صبا مدینہ میں پہنچا دے اس کی خاک
شیدائے مصطفیٰ ہے مسافر عراق کا

اے کربلا یہ کون ہے آغوش میں تری
دلبند فاطمہ ہے مسافر عراق کا

[illegible] بند گریباں کھولدے

اے کہ سینہ میں شرر ہے یاں بند گریباں کھولدے

شبنم آسا صبر کا ہے قریبوں میں غلغلہ

لرزاں ہے مہر آسماں بند گریباں کھولدے

الیاس و خضر پوچھتے ہیں جس سے راستہ

شوکت وہ رہنما ہے مسافر عراق کا

نور

اے حامل رنج و بلا اے صابروں کے پیشوا

بس ہو چکا اب امتحاں بند گریباں کھولدے

ہے ابر رحمت تری ذات بالا ہی سب سے تیری بات

اے حاکم نار و جناں بند گریباں کھولدے

دامان مادر اب کہاں وہ وحشی ہم اب کہاں
گرمی محشر سے عیاں بند گریباں کھولدے
دل ہے جو سینہ میں طپاں انبار دردہ گردہوان
سوز الفت ہو عیاں بند گریباں کھولدے
رحمت کی چادر کو ٹھے وزنشیر طاہر پچم دے
دامن دریاں غنچاں بند گریباں کھولدے
گریاں ہا رضوں پہ روئے گی پیاس ہاری کیا وصوریا
اے ابن خاورن جہاں بند گریباں کھولدے

یہ تو یہ تاب آفتابۂ نجم اور یہ قحط آب
کب تک یہ صبر و امتحاں بند گریباں کھولدے

یہ دلجلوں کی آن ہے یہ بیخودوں کی شان ہے
اے عاشق بے خانماں بند گریباں کھولدے

ورد فلک جن و بشر حیران ہیں اس صبر پر
قلق ہے ہر اک مرد و زن بند گریباں کھولے
افلاک ہیں شاہ نجف [illegible]
ہاں ابھی ہے آرام جاں بند گریباں کھولے
کہ راحت جان علی [illegible] بند گریباں کھولے
ثانی کے رسول کا نشان بند گریباں [illegible]
کرتے سوز کت و سیدہ ہے صبر [illegible] بند گریباں کھولا
وامن کو بھی [illegible] دیکھیاں [illegible]

کہتی تھی روح نبی صبر کرو فاطمہ
دیکھو مری مہ لقا ہلتا ہے عرش خدا
حق کی تھی مرضی یہی صبر کرو فاطمہ
ہو گی قیامت بپا صبر کرو فاطمہ

جان پدر اب نہ رو دکھوں سے مر اب نہ رو
ہم پدر اب نہ رو صبر کرو فاطمہ
غم سے شکستہ دل پارہ نہ کر اپنے باپ کا
اور ہیں بیٹھا ہوں کیا صبر کرو فاطمہ
ہو چکی ہو ناتی اور واں اب تو نہ بیٹھ پاس
کیوں یہ بیٹھیں اب ہراس صبر کرو فاطمہ
آج مری لاڈلی تمام ہو گیا امت کا کام
بخش ہوئے سب تمام صبر کرو فاطمہ

روک لے شوکت قلم ہلتے ہیں لوح و قلم
کہتے ہیں شاہ امم صبر کرو فاطمہ

نوحہ (زینبی)

لٹ گیا سر کٹ گیا کربلا لٹ گئی
الغیاث اے فدا کربلا لٹ گئی
جس میں بچی تھی سدا آلِ مصطفیٰ لٹ گئی
اب وہ خیمہ جلا کربلا لٹ گئی
ہم نے بے ردا اس کو دیکھا تماشا لٹ گئی
اوس کا سر کھل گیا کربلا لٹ گئی
تھی بے ٹوٹو ساتھ نیزہ کا دو بلا لٹ گئی
کہتی بہن فاطمہ کربلا لٹ گئی

آئے مجتبےٰ دوڑ سے مرتضےٰ
دیکھنے مصطفےٰ کربلا لٹ گئی

پوچھا عابدؑ نے جب شور و غل کا سبب
بولی ماں میں فدا کربلا لٹ گئی

[illegible]

بیکس جہاں میں ہے جو غریبی میں غم اٹھائے

[illegible]

گذرے کسی پہ صدمے ایسے نہ عمر بھر میں
جو تین دن میں شاہ نے رنج و الم اٹھائے

آنکھوں کے آگے اٹھے دو دلبرانِ مسلم
دو بھانجوں کے لاشے شہ نے بہم اٹھائے

قاسم ہے نہ اکبر و عباس ہیں نہ اصغر
کس کس کو آہ روئے کس کس کے غم اٹھائے
منہ سب کا دیکھتے تھے حسرت سے پیاسے پیاسے
ہاتھوں میں اب سناں ہے پانی پلانے والا غم اٹھائے
دریا پہ سو رہا ہے اب کون وہ علم اٹھائے
اب کون ہے جو اکبر کی لاش سے پاؤں اٹھائے
مقتل میں ساتھ والے مارے گئے اٹھائے
بیکار
کس طرح سے آگے قدم اٹھائے

ہونے تھے ظلم جو جو پیاسوں پہ ہو چکے وہ
لاشے تو بیکسوں کے فوج ستم اٹھائے

شوکت میری طرح سے دل ہو نہ جسکا ٹکڑے
لکھنے کو حال غم کے وہ کیوں قلم اٹھائے

نوحہ (۱۵۰)

دنیا سے اٹھ گیا ہے جو اک دم حسین کا
دونوں جہاں میں ہوتا ہے ماتم حسین کا

بار غم و الم سے ہے پشت فلک دوتا
جبرائیل سے اٹھا نہ گیا غم حسین کا

جب یا امام منہ سے نکلتی ہے ہچکی
نوحہ سے نام یا [illegible] امت عاصی زبان حسین کا

آئی وہ دم وہائے پیاس سے ٹھا دم حسین کا

جس دن سے اس مہینہ میں بے سر ہوئے امام
اس دن سے ہو گیا ہے محرم حسین کا

زہرا سپیر کی نعش کو پہچانتی نہیں
زخموں سے ہو گیا ہے یہ عالم حسین کا

یاد آیا جو اسے نانا کا بہت رو کے کہا
آج کی رات کو سجاد سے بڑھ کر رویا

قتل شبیر پہ تو دیدۂ یعقوب رویا
کیا عجب گر عمرِ سعد کا خنجر رویا

جبرئیل کو دم میں دم ہے گردو
شورِ کرب و بلا سے کیا سے چرخ
غم حسین کا ماتم

تھامنے آئی جو زینبؑ شہِ بیکس کی رکاب
اپنی تنہائی پہ خود سبطِ پیمبرؐ رویا

ابنِ حیدرؑ کا ہوا باغِ جناں میں ماتم
میرِ کوثرؐ کے جگر بند کو کوثر رویا

استغاثہ ترا سنا بابا کار و نہ ماتم شور
اسے نہ چھوٹ سکا جس سے بہن کی اصغر دیا
یکایک ہوا دل وہ پہلی بار ان کا جس رسن
سلطان ح دشت ستم سی ہائے شاہ کا ارادہ دیا
زندگی میں نہ کیا شاد نہ ماتم کیا
کہ ہم بیکس پھر ہو گیا

سر بریدہ ترے کیسے کہتا بابا زینب قلتمونی — کسی کو میں نے کبھی ستایا کسی کے بچوں کا خون بہایا
گلے کے خون سے سپک ہاتھا بابا زینب قلتمونی — بتاؤ تو اے گروہ اعدا بابا زینب قلتمونی

یہاں تو ان کیوں ہمارا بای ذنب قتلتو فی
رسولؐ کی جان سے کیا ستم ہے
حسینؑ مہمان کھانہ پایا سب سلیمان سے کیا ہم
دیا کھانا تشنہ کیا تمہارا بای ذنب قتلتو فی
کہو جو تجھا سے بی بی کیا ہم نہ تھی بیان
ہم ایک سلطان تن زبان جسم بای ذنب قتلتو فی
قرابت پیمبر تن و دن کا پیاسا بای ذنب قتلتو فی
بی بی کا کیا بس نہ تھا تو اسا و پانی کی رٹ تھی والا سا

نبی کو یہ پاس جانور کا تھے نہ حیوان بھوکا پیاسا
بتاؤ لب تشنہ و گرسنہ بای ذنب قتلتو فی

طلب کریں گر پئے گواہی کہیں یہ خود آکے بیگناہی
حسینؑ مظلوم بے خطا تھا بای ذنب قتلتو فی

ذرا سوچ اسکول میں پڑھ کر ہوگی الحسین کیا
ہیں سب عجب قاتلوں سے مولا بابا کا دین
قیامت

تو نے کیا ہے خلق میں کیا کام یا حسین
مداح ہے جو فاتحِ عالم یا حسین

تو نے بگڑے کام امتِ جد کا بنا دیا یا حسین
ابد تک مٹے گا نہ اسلام یا حسین

کوثر کے جام تیرے غلاموں کے ہاتھ آئیں
اور تو پیاسے پیاس میں اک جام یا حسینؑ

عاشق ہوں جس گلے کے پیچ وہ گلا کٹے
آغاز عشق کا وہ ہو یہ انجام یا حسینؑ

جب یا حسین منہ سے کہا دل تڑپ گیا
زخمی کا کام کرتا ہے یہ نام یا حسین
تر کھینچی پیتی نہ دل سے آہ
اصغر کا تیر ہنس کا م یا حسین
ہو قطع زیست اٹھا کے اٹھائے وہ گھوڑا
اکبر کی لاش اٹھا کے ملا انجام یا حسین
الفت کا کام ہے کیا ہوا
شوکت نثار پاس محبت ہو یا حسین
کیوں دور ہے وہ عاشق ناکام یا حسین

نوحہ

کٹ گیا شبیر کا سر ہائے ہائے
لٹ گیا مظلوم کا گھر ہائے ہائے

[illegible] ہائے ہائے

[illegible] ہائے ہائے

[illegible] ہائے ہائے

کرب و بلا میں ہوئی کیا کیا جفا
کچھ نہیں صغرا کو خبر ہائے ہائے

روتے ہیں سجاد جو شبیر کو
جلتے ہیں سب یا نبی شہر ہائے ہائے

فلک پہ قطار ان رہا ملائک بیں زمین
شانِ امامت ظہورِ آل ہی ہے سب
بیت بیت جاری ہے سب سوگ کرتے ہیں
ہائے رے شمشیرِ ستم سلا

سینہ بہ سر حسین کے شمر نجس ہے حسین
تم سا بیاں ہی ہو کس کا سہا ہے حسین

دارِ فنا میں بھلا کس نے تمہارے سوا
تیغ کے نیچے کیا سجدہ ادا اور حسین

آفت و رنج و بلا ظلم و تعدی جفا
صبر و شکیب و رضا ختم ہے تم پر حسین

تھا جو تمہارا گلا بوسہ گہ مصطفیٰ
اس پہ عطش میں چلا شمر کا خنجر حسین
سینۂ زخمی [illegible] کا ٹاپ [illegible] حسین
ریگ بیابان گرم [illegible] میں بٹھا
ہم ہوں نہ کیونکر فدا آپ پہ [illegible] حسین
[illegible] میں فدا است [illegible] داغ
آپ سے کیونکر نہ تھا اکبر مہ رو کا داغ
آپ سے کیونکر بنی تربت اصغر حسین

شان ہے شوکت کی کیا وہ بیاں ہے اسکا ذرا
آپکا کہتے ہیں سب اسکو ثنا گر حسین

نوحہ ۱۱

کانوں سے زمانے نے سنا اور نہ دیکھا شبیر سا صفدر
اس منزلِ فانی میں ہوا اور نہ ہوگا شبیر سا صابر
عباس سا عاشق شہِ مظلوم سے چھوٹا دل پھر بھی نہ ٹوٹا شبیر سا صابر
طالب ہی رہا مرضیِ معبود کا جد کا شبیر سا صابر
اٹھارہ برس والے کی میت کو اٹھا کر سجدے میں رکھا سر شبیر سا صابر
کیا دل تھا کہ اصغر کے گلے پہ جو لگا تیر پھر بھی نہیں گذرا شبیر سا صابر
یعقوب زمانے میں ہوا ہوگا کبھی کیا شبیر سا صابر
ہمشکل کا اکبر سا جواں صبر کرے کس سے شبیر سا صابر

گذرا نہ کوئی زینبِ غمدیدہ سے بڑھ کر شیدائے برادر
روتا ہے ملیکہ کے لئے کیوں صفتِ ابر لازم ہے ذرا صبر
سر تنگے دمِ ذبح جسے دیکھ کے تڑپا شبیر سا صابر
اے شوکتِ تفتیدہ جگر ہے ترا آقا شبیر سا صفدر

۸۲

جگر پہ نیزہ جو کھا کے تڑپا او س بیکس کا ماتم ہے

لاشہ جسکا پامال ہوا وہ نو جوان او س بیکس کا ماتم ہے

کہ ایسی کمسن کی جسکا ... او س نمازی کا ماتم ہے

کفن جسے نہیں ملا پایا او س بیکس کا ماتم ہے

... صاحب جنت سے سدا پیاسا ہے

بہا وہ جو صوب بن پیاسا پیاسا او س بیکس کا ماتم ہے

بہا جو دشت میں بچو کا پایا او س بیکس کا ماتم ہے

یہ غم اوسکا ہے بے غسل و کفن تہا کربلا میں جو
حرم قیدی تھے جسکے ہی یہ اوسکی تعزیہ داری

ہے جو جان و دل زہرا یہ اوس بیکس کا ماتم ہی
پسر بیمار تھا جسکا یہ اوس بیکس کا ماتم ہے

نوحہ ۸۳

وہ مظلوم ہے رو دیا جو اک دن میں پیاسا ہو

بس شبیر ہے جسکا پہ اوس بیکس کا ماتم ہے

غم زدہ ہے سا قاتل ہے حالت ابن زہرا کی

جس کی ہیں رو رہا پہ اوس بیکس کا ماتم ہے

ہے سوگ کسی کا پیاسا گودی میں لایا

آئی مجلس میں ہے سوگ کسی کا

ننھا سا کوئی جھکا پہ اوس بیکسی کا ماتم ہے

سناں پہ حضرت کا چڑھ چکا سر بتول رونیکو آچکی ہیں
لگی ہو خیموں کو آگ رن میں پڑی ہے اکبر کی لاش بہنیں

حسینیو تم بھی پیٹو رو کر بتول رونیکو آچکی ہیں
الٹ چکا ہے فلک کا دفتر بتول رونیکو آچکی ہیں

جہاں سے اک بیکفن کے اوپر بتول روتی جاتی ہیں

علی بھی ہیں ساتھ جن کے اب بھی سر پیٹتا ہے مصطفیٰ بھی

ادھی ہے کہ ماتم میں ہو کے سر بتول روتی جاتی ہیں

برے ستم بھی رو چکا ہے کہ بعض طالع بھی رو چکا ہے

ادھی کا سر دو پہنا سو رہا کہ بتول روتی جاتی ہیں

قلب جس رو کے کربلا میں بہا کہ حرم بتول روتی جاتی ہیں

پیارا دلبندوں میں ایک حیدر بتول روتی جاتی ہیں

ادھی ہے اصغر کی تیغ میں نالاں کوئی غم تشنہ میں پیاسا

قلم کو اب اپنے روک شوکت بپا ہے مجلس میں اک قیامت — آج جہاں سے مٹا نام وفا الوداع

رسول مجلس میں آ رہے ہیں کہاں ہے سر بتول روتی آ چکی ہیں — آج نظر سے چھپا نور خدا الوداع

آج دغا سے کٹا شہ کا گلا الوداع
بزم نبی کا چراغ آج بجھا الوداع
آج نظر میں بھلا کیوں نہ ہو عالم سیاہ
ڈوب گیا شام میں آج محمد کا ماہ
امت نااہل کا تھا جو بڑا خیر خواہ
ہو گیا امت سے وہ آج جدا الوداع
سینۂ زہرا پہ جو ناز و نعم سے پلا
ہائے وہی تن تین دن گرمی میں پیاسا رہا

اے خلف مرتضےٰ اے جگر مصطفےٰ — جسم پہ انیس سو زخم اٹھا کر گئے
امت جد کا گلا کچھ نہ کیا الوداع — راہ میں معبود کی گھر کو لٹا کر گئے

جان سے پیارا جسے سمجھے سدا
جس سا یہ ہی جسے فاطمہ پالا سدا
اصغر معصوم سا پیارا ہ
جسے دست رہیں مرتضیٰ
قاسم ناشاد سی شان نبی
اکبر مظلوم سی نوجواں وصی نبی
غنچہ علی پچھڑا الوداع
شیر سے پہنچے رکھا جنتی کا الوداع
وہ جو نانا سے تھا اسکو وفا کر گئے

کاندھے پہ لیکر پھریں جسکو سدا مصطفیٰ
سینہ پہ اُس شاہ کے شمر چڑھا الوداع

ہوگیا اے مومنو آج محرم تمام
پیٹو کہ تم سب سے آج ہوتا ہے رخصت امام

(۸۵)

[illegible] سب سے شہ عالی مقام

[illegible] فدا الوداع

[illegible] شہ ذی شان الوداع

[illegible]

[illegible] فدا الوداع

کس درجہ خوشنما ہے اب کربلا کا جنگل
کیسا ہرا بھرا ہے اب کربلا کا جنگل

زہرا کے دل کے ٹکڑے چاروں طرف ہیں پھیلے
گلزار بن گیا ہے اب کربلا کا جنگل

گلزار فاطمہ ہے اب کربلا کا جنگل

بچھڑا وطن پیارا سسرال [illegible] اب کربلا کا جنگل

جنت سے کم نہیں ہے اب کربلا کا جنگل

فردوس کی [illegible] اب کربلا کا جنگل

کیسا وطن بنا ہے اب کربلا کا جنگل

اور شب برات [illegible] ابن حسنؑ [illegible] اب کربلا کا جنگل

کیا [illegible] ہے اب کربلا کا جنگل

دامان دشت [illegible] افشاں ہے [illegible] جو لہو کی

پھٹتا ہے غم سے سینہ سنسان ہے مدینہ
مسکن حسینؑ کا ہے اب کربلا کا جنگل

کنبے کے ساتھ اس پر شبیرؑ سو رہے ہیں
ہاں فرش عرش کا ہے اب کربلا کا جنگل

اکبرؑ چلے گئے اصغرؑ چلے گئے
بیکس بہن کو چھوڑ کے سرور چلے گئے
[illegible] وفات عونؑ و محمدؑ کا [illegible]
[illegible] سنی بین وہ صفدر چلے گئے

[illegible] (۸۶)

[illegible] فلک سے پہونچے فیض قدم سے شہ [illegible]
پیاسے [illegible] سب اب کربلا [illegible]

تو ام نہ کیوں ہو شادی و ماتم زمانہ میں
نوشاہ بنکے قاسمؑ بے پر چلے گئے

کون آکے اب بجھائے سکینہؑ کی پیاس کو
عباسؑ ابن ساقیؑ کوثر چلے گئے

مخمس

ہوئی غربت عجب مرقع عبرت ہے
لاشے بے سر پڑی ہیں غازی کی اور سر پہ چڑھا ہے نیزہ
کس طرح ماں کو [illegible] چھوڑ کے [illegible] کا
لا [illegible] کاری [illegible] چلا نہ [illegible] اصغر پہ چلا [illegible]
صغرا کو کون لاش کا اکبر پہ [illegible]
ہم کو [illegible] کہ [illegible] عابد [illegible]

کس نے کاٹا ہے گلا پیاسوں کا
سر کیا کس نے جدا پیاسوں کا
برسے کس طرح نہ گردوں سے لہو
خوں زمیں پر ہے بہا پیاسوں کا

لب کفن قطع ہوا پیاسوں کا

کچھ تو بتلا مجھے اے خاک شفق

خشک کیا تھا گلا پیاسوں کا

کچھ تو بتلا مجھے اے غنچۂ تر

تو تھا بھی نہ ملا پیاسوں کا

بجھ گیا کون وطن دور سے پیاسوں کا

خشک ایسا تھا گلا پیاسوں کا

ہوگی تر نہ زباں تشنہ کی

کچھ تو بتلا مجھے اے قلبِ حسینؑ

داغ کس طرح سہا پیاسوں کا

کچھ تو بتلا مجھے اے باغِ جناں

حال جنت میں ہے کیا پیاسوں کا

شبیر کے ماتم میں مصیبت ہے بلا کیسا
اس تشنہ لبی میں خدا جانے ہوا ہے اثر کیسا

نوحہ (۸۸)

کہدو دنیا سے کہ اے ہے نہ وارث
قتل سلطان ہوا علم پیاسوں کا
کربلا کیسے یتیموں پہ کرے ظلم پیاسوں کا
کیا خطا جرم تھا کیا پیاسوں کا

جب فرق شہ والا پہ سناں دیکھا
چلائی سکینہ یہ نیزے پہ ہے سر کیسا

جب ہند نے گھر پوچھا عابد نے کہا رو کر
تربت نہ ملی جنگلوں لوگوں کا گھر کیسا

نوحہ (۸۹)

ادھر کے ابنا سہرے کا شوق [illegible] دیکھا
وان غم تیر و سناں سینہ میں صدمہ [illegible]
اب درد کا [illegible]
ماں پر فدا [illegible] سے ہی تھی [illegible]
ظلم کیا [illegible] ہی تھی [illegible]
اصغر کا [illegible] کا [illegible]
معلوم نہیں اوس کا [illegible]
اکبر کے تصور میں ہی تھی [illegible]

بن سعد لعیں بتلا یہ کیسا ظلم ڈھایا ہے
یہ کسکی لاش تھی جسکو کیا پامال گھوڑوں سے
یہ کس کا گھر تھا جسکو تو نے مٹی میں ملایا ہے
یہ کس کا سر تھا جسکو تو نے نیزے پر چڑھایا ہے

یہ وہ غم ہے کہ جس نے قاتلوں تک کو رولا دیا ہے
قتل و روک سے شوکت نہ کیوں ہو بزم میں رقت
مسلماں اس ربط کا ہے فاطمہ زہرا کا جایا ہے
حسین ابن علی ہے جو علی کا اور زہرا کا جایا ہے
کس ظالم السبط پیمبر ہی ہے جس کا بیکفن رن میں
کس بیمار غم کو طوق آہن کا پہنایا ہے
کس کی آل تھی چھینی ہیں جس کی چادریں لوٹے

بحر و بر میں ہے کیوں زلزلہ اے فلک — بیکفن لاش تھی کس کی تا اربعین
خاک اڑاتی ہے کیوں کربلا اے فلک — پردہ پوش جہاں کون تھا اے فلک

فرش خاکی پہ تھا کس کا لاشہ طپاں
تاج عرش علا کون تھا اے فلک
شاہ تشنہ دہن پیاسا بیکس کفن
بنت زہرا کو بے ردا اے فلک
بیکسی میں ہوا کون پیوند خاک
اور کس لئے فاطمہ اے فلک
عابد و لفظ کھودیں ستم کا مزار
ایسے بیمار پر یہ جفا اے فلک

بھائی کی قبر پر روئے کیونکر بہن
شمر درّا لئے ہے کھڑا اے فلک

ذبح اصغر ہوئے قبر میں بے خطا
ہو چکی ظلم کی انتہا اے فلک

حال میں سجاد کا کس سے کہوں کیا کروں
کون کھلائے غذا کون پلائے دوا
حال دل مبتلا کس سے کہوں کیا کروں
روتی تھی زینب صدا کس سے کہوں کیا کروں

لٹ گیا جنگل میں گھر کھل گیا بلوہ میں سر
یہ ستم اشقیا کس سے کہوں کیا کروں

اکبر و اصغر گئے خویش و برادر گئے
کون اوڑھائے ردا کس سے کہوں کیا کروں

نوحہ ۹۰

کس طرح بیاں ہو کیا حالت کربلا
کس زمیں پہ ہوئی یہ جفائے فلک

سلام (۹۱)

کوئی نہیں پوچھتا کس سے کہوں کیا کروں
اے اسد ذوالجلال آپ سے شوکت کا حال
کوئی نہیں دیکھتا کس سے کہوں کیا کروں
ہائے یہ امت کا جور اور یہ ادا یہ ستم
ہائے یہ پیاسی گھٹا کس سے کہوں کیا کروں
قید میں ہوں یاں بہن بھائی وہاں بے کفن

بلوے میں جب رسول کے آرام جاں چلے
جلنے لگے خیام تو سجاد نے کہا
اک غل اٹھا زمیں چلی آسماں چلے
اوڑھ جائے جب مکیں تو کیونکر مکاں چلے

جنگل میں مجھ کو چھوڑ کے بیٹا کہاں چلا

عابدؑ [illegible] شام کو تو بولا [illegible]

بالی سکینہ قید سے شاہ زماں چلا

[illegible] زندان شام [illegible] چلا

کلثومؑ [illegible] اور ظالم [illegible] شام میں

[illegible] نہیں جس کے مصطفیٰ [illegible] باں چلا

[illegible] سے تن ناتواں چلا

عابدؑ [illegible] ہے گل گلزار فاطمہ

شوکت لبوں پہ ضعف سے دم ہے تو غم نہیں
کر مدح اہلبیتؑ جہاں تک زباں چلے

حرم اسیر بلا ہیں دلوں کے چین گئے
سروں پہ کوئی نہیں شاہ مشرقین گئے

کہاں کہاں حرم شاہ مشرقین رہے
دیار شام میں کوفے میں قید خانے میں
چلیں گے ہم بھی وہیں جس طرف حسین رہے
حرم سے کہتے تھے عابد یہ بیٹھے ہیں غم میں
جو قتلگاہ میں بیکس بشور و شین رہے
حرم کو دیکھ کے بادہ میں کرب کرکے رہے سجاد
حسین سے ادا کر کے حق کا دین رہے
بندھے ہیں رسن میں پیکیوں ہاتھ پاؤں عابد کے

اب آکے کون یہاں روئیگا شہیدوں کو
دعا یہ ہے کہ ملے دل کا مدعا شوکت
حرم شہیدوں کے لاشوں پہ کرکے بین گئے
کہیں عزیز کہ کاظم بھی کاظمین گئے

نوحہ

[illegible] ظالموں کا [illegible] زخمی [illegible] ہوگیا

[illegible] تنہا ہوگیا

[illegible] حضرت [illegible] تنہا ہوگیا

[illegible] فاطمہ کا لال [illegible] فلک [illegible] ہوگیا

کربلا میں [illegible] پیاسا ہوگیا

قبر پر بے شیر کے منہ رکھ کے کہتے تھے حسینؑ
کیوں علیؑ اصغرؑ گلے کا زخم اچھا ہوگیا

ہم در حضرت سے لے شوکت نہ پلٹینگے کبھی
کربلا تقدیر سے گر اپنا جانا ہوگیا

نوحہ (۱۴۹)

حلق اصغر جبکہ پیکاں کا نشانہ ہو گیا
تشنہ لب بے شیر کو تڑکا روانہ ہو گیا
جسطرف دیکھو بپا ہے ماتم سبط رسول
حال قتل شاہ عبرت کا فسانہ ہو گیا
دھوپ میں دیکھیں پڑی ہیں ہمدردی جو لاشیں بیکفن
آسماں تو دیکھوں کا شامیانہ ہو گیا
کہتے تھے قاصد سے شہ کہنا مری صغرا سے یہ
قافلہ میرا سوئے جنت روانہ ہو گیا

بچپنے میں چومتے تھے پیار سے جسکو رسول
وہ گلا پیاسے کا تیروں کا نشانہ ہو گیا

شاہ کہتے تھے کہ میں صغر کو کیوں لایا یہاں
مانگنا پانی کا مرنے کا بہانا ہو گیا

(ایضاً) یہ رسم ہے کہ روتے ہیں دل فگار عابدؑ
دوسرے نے اور پہلا روتا بیمار عابدؑ
بیٹھی ہوں دل پہ نقش ہے غم سرور
روتی ہوں حسین غم سے ہے اشکبار عابدؑ

(۱۵۵)

ان پہ ستم سے سیکی کا کوئی بھی ساتھی نہیں
ان پہ بیٹھا ہے نہ ہزار ایسا بیٹھا نہ ہوئی

رونا تمہارا سنکر روتا ہے شاہ کا سر
زینبؑ تمہارے غم میں ہے بیقرار عابدؑ

چالیس دن ہوئے ہیں سرور کو سر کٹائے
اوس دن سے آنسوؤں کا ٹوٹا نہ تار عابدؑ

(۹۶)

[illegible]

بے یار ہے سجادؑ بیمار ہے سجادؑ
بیدینوں نے معصوم کی کچھ قدر نہ جانی

یا سرور دیں غم میں گرفتار ہے سجادؑ
ان لوگوں کے نزدیک گنہگار ہے سجادؑ

رقعہ ۱۵

ٹھوکر لگی ہے غم نہ بچاؤ
بیکس ہے بچو دست ہے
اے قافلہ کو جو دیا ان کیا حال ستاؤ ان
رفتار سے بچاؤ
دو ماہ بچے ہیں کھا دو یہ کیسا ہے
بیزار ہوئی بیمار
مصروف ہو فریاد کنبہ شہ ابرار ہے بیمار
سب رنج اسیری سے زیادہ ہے یہ غم اور
اس قافلہ کا قافلہ سالار ہے بیمار
ماں بہنیں ہیں اونٹوں پہ تو زینب ہے کھلے سر

یہ آب لعینوں نے ریتی پہ بہایا کیوں | اعدا نے بلایا تھا جب شاہ کو خط لکھ کر
پانی جو نہ دینا تھا پیاسوں کو دکھایا کیوں | مہمان بلا کر پھر بیکس کو ستایا کیوں

عابد کے [illegible] داغِ یتیمی کا
بیمار کو طوق پہنا اعدا نے چلایا کیوں

خیمہ میں غریبوں کے [illegible]
رانڈوں کے [illegible] سر [illegible] یا کیوں

کیوں حرملۂ بے دیں اصغر کی کیا خطا تھی
معصوم کی گردن پہ [illegible] تیر لگایا کیوں

کاندھے پہ [illegible] بچپن میں چڑھا تھا جو
سر اس شہِ بیکس کا نیزے پہ چڑھایا کیوں

شہ بولے تہِ خنجر سب کچھ تو سہا دل پر
لیکن مرے بلوے میں زینبؑ کو پھرایا کیوں

شوکت نہ کھلا کچھ بھی امت نے محمدؐ کی
زہراؑ کی کمائی کو مٹی میں ملایا کیوں

نوحہ (۹۰)

[illegible] میدان میں زینب کا گذر ہوگا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بانو نے کہا اسکی سرور کو خبر کیا تھی — بھائی پہ کئے صدقے دو اپنے پسر جس نے

تربت میں جدا میرے بیٹے کا سر ہوگا — سوچو تو ذرا کیا اس ماں کا جگر ہوگا

دونوں ہی برابر دو لعلوں کی جدائی میں
بچپن کا دیا پالا کس طرح سے صبر ہو گا
شوکت جو اٹھا ہیں گے زحمت کے غم و دیں
دیکھا ہے انہیں سب کا راحت سے سفر ہو گا

(۹۹)

دو سالے گئی ہیں مقتل میں گئی جب زینب
مرتے وہ دیکھیں پیاسی کہاں اب زینب

بھائی عباسؑ وفا تم نے جو دکھلائی ہے
جاکے اماں سے کریگی وہ بیاں سب زینبؑ

دائی بھولی نہیں اے عون و محمد تم کو
دیکھیے اپنے دلاروں سے ملے کب زینبؑ

علی اصغرؑ تھے پیاسے کہاں اب پانی
علی اکبرؑ ہیں و یونہی کہاں اب زینبؑ
کون اٹھائے گا رن سے [illegible] کی لاشا
زلفوں والے تھے رو رہی تھی جو شب زینبؑ
کیسے کٹتے ہیں کہ اب جو بھائی کی [illegible]
بھی حضرت کے تھے ہوئے کا مطلب زینبؑ
[illegible] پدر کی قبر پہ اسے نہیں قیامت کیا تھی
سر بلوہ اعدا میں گئی جب زینبؑ

ہو کے رخصت جو چلی بھائی سے خواہرِ شوکت — شبیرؑ کے ماتم میں جو آہ نکلتی ہے
بھائی بھائی یہ کہا کی تو وہ زینبؑ زینبؑ — فردوسِ معلیٰ کی اک راہ نکلتی ہے

نیزہ جو ہلا دل پہ ابر کے کماں شہ نے
قابو سے طبیعت اب اے ماہ نکلی ہے
قاسم کی بھی حسرت تو یہاں رنے کہا رو کر
آگے سے برات ابھی نوشاہ کی نکلی ہو
کس گود سے بانو نے کہا سر سے
اصغر کو دکھا کر یہ یا شاہ نکلی ہے
اب پیاس سے جان اس کی یا شاہ نکلی ہے
قاتل سے کہا شہ نے منہ اپنا ادھر کر لے
زینب بھی سکینہ کے ہمراہ نکلی ہے

رنگت ہے بہت میلی اصغر کے گریباں کی
اس پر بھی چمک کیسی اے ماہ نکلتی ہے

ماتم کے ہیں گرویدہ شوکت کے دل و دیدہ
فریاد بھی اشکوں کے ہمراہ نکلتی ہے

نوحہ (۱۰۱)

کہتی ہیں بولی بانوئے سرور کی حاضری
کی کربلا میں کس نے دلاور کی حاضری
جو عاشقانِ شاہ ہیں اُن کو ضرور ہے
حضرت کے اُس غریب برادر کی حاضری
آتی ہے بیکسی عابد اداس سے یاد
فاقی تو اب ہے بنتِ صفدر کی حاضری
کہتے ہیں فاطمہ سے جناں میں یہ مصطفیٰ
ہر گھر میں ہوتی ہے ترے دلبر کی حاضری

کرتے ہیں عرض باپ سے جنت میں شاہِ دیں
چلئے حضور ہے میرے یاور کی حاضری

آتی ہے فقر و فاقہ آلِ عبا کی یاد
ہوتی ہے جبکہ دلبرِ حیدر کی حاضری

الغرض زندگی میں گئے واں تو پھر اگر
ہو گی نصیب روضۂ انور کی حاضری

نوحہ (۱۰۲)

فاطمہ کہتی ہیں دل کھول کے ماتم کرنا
ما تو بیمار کی بہنیں ہیں ان پہ کرم کرنا
بوسے سجاد کے بیٹھ کے یہاں ہو ماتم کرنا
باپ کے مرنے کا پیاسے کے بہت غم کرنا

سنتے ہو سید مظلوم کے رونے والو
کام آئیگا قیامت میں یہی غم کرنا

کربلا والے انہیں آنسوؤں کے پیاسے ہیں
سنکے پیاسوں کا بیاں چشم کو پرنم کرنا

شہر بانو نے کہا فرزند سے اصغر بیٹے
پیارے گر ہے مرے ناد علی ورد کرنا
آئی بخشش کا سہارا ہے یہی اک شور کرنا
ماتم شاہ شہیداں بھی کرنا

نوحہ (نمبر ۱۰)

پھپھی ہیں بہن بی بی کھول کے سر کو روؤ
پیٹو ماں کی طرح پیٹ کے سر کو روؤ

دیگا معبود جزا حشر میں اس رونے کی
بیکس و بیوطن و تشنہ جگر کو روؤ

کام آیا ہے تمہارے لئے میرا بچہ
مجھکو پرسا دو مرے لخت جگر کو روؤ

پھوپھیاں آئی ہوں جنت سے بہانے آنسو
میرے پیارے کو میرے نورِ نظر کو رو رو
علمِ ہمشکل کو قضا خلق میں سِناں بالا کو رو رو
وہ لٹی اور مرا خستہ جگر کو رو رو
عابدِ بیمار کو سجاد کے خون ہیں روتے ہیں
رو رو دل کھول کے زنداں کے سر کو رو رو
فاطمہ کی بیٹیاں صلہ اس کا ہمیں اشکوں سے
ماتم شاہ میں عیاں کرو سر کو رو رو

نوحہ (۱۰۲)

جاتے ہیں اہلبیتؑ رسول انام شام
آراستہ ہوا ہے بصد احتشام شام

کس کے لیے یوں ہر طرف ہجوم تماشائیوں کا ہے
کس کے لیے ہوا ہے یہ سب اہتمام شام
ہے بالائے سناں پہ سر شاہ انام
اترا ہے پہ آفتاب قیامت ہے شام
اہلبیت اور یہ بلوہ آگے جلوہ شام
پھر رات ہے کیوں نہ صبح قیامت ہے عام شام
یاں سے منہ چھپا کے یہ کہتے تھے اہلبیت
بھولیں نہ ہم کبھی تری صبح و شام شام
صبح قیامت عیاں ہوئی

نکلا گلے سے عابدؑ مضطر کے طوق جب
کب تک رہا گہن میں یہ ماہ تمام شام

ہے قبر میں حسینؑ کے آنکھوں کی روشنی
یعنی سکینہؑ ہو گئی تجھ میں تمام شام

پوچھا کسی نے سب سے سوا [illegible] کہاں ہے
عابد [illegible] شام شام
[illegible]
[illegible] شام

کہتا تھا سب سے [illegible] چلو چلو
پیارے [illegible] چلو

اونٹوں پہ کون آکے کرے گا سوار اب | سوتے ہیں سر کٹائے ہوئے قافلے کے لوگ
عباسؑ ہیں نہ سبطِ پیمبرؐ چلو چلو | کوئی نہ ساتھ آئے گا اٹھکر چلو چلو

کہتی تھی [illegible] سے جدا ہے [illegible] چلو
بس کی ان کی کربلا کا سفر آج چھٹا [illegible] چلو
اب [illegible] چھٹا وطن چھٹا گھر تمام
اب انتظار کس کا ہے [illegible] سر و [illegible] چلو چلو
بازار شہر شام میں ہم [illegible] چلو چلو
[illegible] ارے [illegible] تمام
ستانے [illegible] بازو [illegible] شاہ شہید سے [illegible] چلو

سنکر یہ حکم شمر کا کہتے تھے اہلبیتؑ
بے وارثوں کا کون ہے بہتر چلو چلو
سامان سفر کا بے سر و ساماں کرینگے کیا
اسباب ہے نہ کچھ زر و زیور چلو چلو

نوحہ (۱۰۶)

اے اہل عزا بین کرو خاک اڑا کر جاتا ہے محرم
افسانۂ رقت شہدا یاد دلا کر جاتا ہے محرم

حسرت رہی کہ روئے نبی پر سے شاہ کو چلو
روپیٹنا چھٹا نہ یہیں چل کے چلو
شوکت حرم پہ پاس ہے سکینہ ہے چلو
عباس اٹھو اٹھو علی اکبر چلو چلو

اب حضرت شبیر ہیں اور کرب و بلا ہے یا سر بہ جدا ہے
گھر سے شہ مظلوم کو مہماں بلا کر جاتا ہے محرم

یہ چاند عزا کا ہے نہیں قلب فلک پر داغ غم سرور
ہر سال غریبوں کے لئے رونے کو آ کر جاتا ہے محرم

اس ماہ میں کس طرح نہ ہو دشت نوینا و حسرت و دردا
ہو دل کا لہو دیکھ بیاباں بیاباں کر جاتا ہے کر
اس ماہ میں پیاسا ترے نیزہ میں اتر کے قاتل غم کی فریاد
گھر اجڑ گیا کالی میں ملا کر جاتا ہے محرم
کے بیٹوں کو قتل ہوتے ہوئے دل پہ
بے کسی وہ کنبہ کا لہو رو کر جاتا ہے محرم
بیمار پہ غم کا لہو دار و ستم ... کرجاتا ہے
اس ماہ میں کیونکر نہ ہو زہرا کا جگر چاک لیکن رو دل میں نہ اشکار
بے پردہ ہیں شبیر کی نواسی کو پھرا کر جاتا ہے محرم

اس ماہ میں کس طرح نہ زینب کا جلے جی فریاد خدا کی
خیموں کو شہ بیکس و تنہا کے جلا کر جاتا ہے محرم

شبیر پہ گذری ہے عجب طرح کی روداد فریاد فریاد
مظلوم کے ماتم میں زمانہ کو رلا کر جاتا ہے محرم

معلوم نہیں ہو کہ نہ ہو نیکا سر کہ ماتم دو
اے نشو نشو نمیدہ ہم آہ و بکا بیان بیاں غم

نوحہ (۱۰۱)

ظالم سے لیے کیا اوس کا سوم ہوگا
دور و نزدیک پیاسے کا ماں ہوا الاشم
سبب قتل ہوا جس سے کیا اوس کا سوم ہوگا
یا نہ پایا کفن جس سے کیا اوس کا سوم ہوگا

جو بیکس نے پایا جو خستہ دل و مضطر
وو گر نہ کفن پائے کیا اوس کا سوم ہوگا

دہشت سے کبھی جی بھر جس شاہ کے لاشے پر
رونے نہ کوئی پائے کیا اوس کا سوم ہوگا

بیت پیچ ہی شوکت کرتی تھی بیاں عزت
اسطرح جو ہم بات کیا اوس کا سوم ہوگا

(۱۰۸)

یہ کس ستم کش کا فاتحہ ہے
یہ کس ستم کش کا فاتحہ ہے

کسی کے ماتم کا غل ہے پیہم یہ کس ستم کش کا فاتحہ ہے
کہاں کا ہے یار ذکر کیا ہے یہ کس ستم
پلائی نالے وا دیدہ ابی کش کا فاتحہ ہے
۱۹۰ واں پیہم کس کا ماتم کیا ہے یہ کس ستم

بچھڑ کتے ہیں کیوں یہ مرغ صحرا برس رہا ہے یہ خون کیسا
زمین کو کیوں یہ زلزلہ ہے یہ کس ستم کش کا فاتحہ ہے

جہاں میں کیوں انقلاب آیا گہن میں کیوں آفتاب آیا
یہ دھوپ میں کون جل رہا ہے یہ کس ستم کش کا فاتحہ ہے

نوحہ (۱۹)

بی بی سے پوچھو کہ آج کیا ہے

فدا ہوں سنو کہ رسول جن کے نواسے کا سوم ہے

کون مظلوم کربلا ہے کوئی پوچھو اوس کا سوم

بجان امت سے کام کس کا سوم کس کا ہے

کس کے ماتم میں پیش نوا ہے حسین بیکس کا فاتحہ ہے

رواں ہیں کیوں اشک مصطفیٰ کے سوم کس کا ہے

کربلا میں سوم ہے کس کا کیوں ماتم ہے

ہوا ہے دن کا عظیم کیونکر سکینہ کا فاتحہ ہے

ہو جو مقتول جفا اوس کا سوم کیا ہو گا
چاہنے والے ہیں کچھ قید میں کچھ مقتل میں

دفن جس کا نہ ہوا اس کا سوم کیا ہو گا
کوئی جس کا نہ رہا اوس کا سوم کیا ہو گا

جس کا [illegible] شوہر بیں ضعیفی [illegible]
[illegible] بار [illegible] اوس کا سوم کیا ہوگا

جس کا [illegible] اکبر [illegible]
[illegible] بیٹا اوس کا سوم کیا ہوگا

جس کی [illegible] سوم [illegible] بھائی
[illegible] اوس کا سوم کیا ہوگا

نوجوان بیٹا [illegible] اصغر [illegible]
[illegible] اوس کا سوم [illegible]

[illegible] تشنہ لب [illegible] بیٹی [illegible]
[illegible] اوس کا سوم کیا ہوگا

یکشن دو پیاسے جس کا تن صد پاش ہوا
[illegible] اوس کا سوم کیا ہوگا

جائے انصاف ہے زینب سی بہن کو شوکت
جس پہ رونا تھا اوس کا سوم کیا ہوگا

پھول ہیں بے وطن کے وا ویلا
نوحے ہیں پنجتن کے وا ویلا

آج تو روتے ہیں سب یاس میں
پھول کس کے چمن کے واویلا
[illegible]

قید میں کاٹتے ہیں اہل حرم
دن یہ رنج و محن کے واویلا

کرتی ہیں آج وحشت میں بانو
پھول غنچہ دہن کے واویلا

نوحہ

قدرداں سب سخن کے واویلا

اُٹھ گیا اس جہاں سے شوکتِ بزم

شاہِ دیں و کفن سے

دن سوم کا ہے اور ہیں واویلا

ان کی قوم ہیں بہن سے شہجان واویلا

بے پھولوں سے جسم سر در پہ واویلا

آج جنگل میں شہِ گلگوں قبا کے پھول ہیں — اسطرح اجڑا نہ ہوگا کوئی گلشن دہر میں

آج پژمردہ مزارِ مصطفےٰ کے پھول ہیں — جسطرح پامال باغِ مرتضیٰ کے پھول ہیں

یہ جگر خستہ شہیدوں کی ہیں لاشیں بے کفن
سبطِ پیمبر ہیں یا باغِ فاطمہ کے پھول ہیں
فاطمہ کے واسطے آئے ہیں مقتل میں حرم
کربلا میں گر کے یہ کرب و بلا کے پھول ہیں
فاطمہ کہتی تھیں اس میں گل سوسن کہاں
بیکس یہ کہتی اس میں داغ اعزا کے پھول ہیں
یا حضرت جب ہوئے ہیں ہمرہ آزادہ سرو
میں سمجھتا ہوں کہ دامن میں صبا کے پھول ہیں

خون میں ڈوبی ہوئی لاشیں پڑی ہیں بے کفن
کون سمجھیگا یہ باغ مصطفےٰ کے پھول ہیں

شاہ کے الطاف سے ہوجائینگے شوکت قبول
کچھ جو بہر نذر دامن میں گدا کے پھول ہیں

(۱۲۱۱) ھ

ہائے پیمبر رسول [illegible] ہم پھول چڑھانے لگے

بھی نہیں دور [illegible] پھول سے مرے عاشق [illegible] پھول چڑھانے لگے

ہاں عجب شان سے [illegible] پھول [illegible] چڑھانے لگے

پیارے مجھ پر بھی [illegible] پھول چڑھانے لگے

دارِ [illegible] ہم [illegible] پھول چڑھانے لگے

روئے [illegible] پھول چڑھانے لگے

جن سے مرے سر پہ لقا تھیں بلائیں سدا
اب انہیں ہاتھوں سے ہم پھول چڑھانے لگے

قبر بھی ممکن نہیں جس پہ مرے نازنیں
کھا کے ترس شمعِ غم پھول چڑھانے لگے

نوحہ (۱۱۳)

چھٹ گئیں شوکت حرم کربلا سے جب سوم
دل پہ جو چھوٹے وہ داغ غم پھول اٹھانے لگے

لاشۂ سرور ہے ریتی پہ پڑا دس روز سے
بھوکے پیاسے ہیں یہ نونہال مصطفیٰ دس روز سے
سب کے سب ہیں وارثوں سے اپنے اپنے ہیں جدا
لب پہ ہے سجاد کے فریاد و بکا دس روز سے

حال پر مظلوم کے روتے ہیں چھالے پھوٹ کر — کربلا میں آ کے سب آفت کے مارے مر گئے
عابد بیکس ہیں پابند بلا دس روز سے — بینوا اُن سے لپٹی ہے نینوا دس روز سے

(۱۱۴۳)

بے زباں پدر واحسینا کی صدا اوس رن میں ہے
بےگھر اواروں میں شوکت آن جو سواں شاہ کا
مینہ برا دیکھا نہیں اسے ور باد وہی دن سے
ماری کھیں زینب علی اکبر نہ دولھن کے سہرے
ہے حسرت و اسے کھ رہے ہیں سب ہے اداوپن وزے
ہیں کبھی اوذی کی گلیوں میں کبھی ہیں شام میں

کہا ام حبیبہ نے یہ بندی کس کی آتی ہے | کہا اوس نے تمہارے غم میں دل کڑھتا ہے کیوں میرا
پکاریں زینب مضطر جسے قسمت ستاتی ہے | کہا یہ وہ مصیبت ہے جو دنیا کو رلاتی ہے

کہا اوس نے کہ ہو چکی مصیبت کیوں ہوئی تم پر
کہا رو کر بزرگوں سے بہاتے موتی آتی ہے
کہا رو رو زینب نے بہشتی آتی ہے
نزار و نزار بچی پوچھا تا ہم وہ نام لے اٹھا
بچے اس حال میں وہ نام کے ہم سے آتی ہے
کہا اوس نے نہ پوچھو سب کچھ زہرا کی آتی ہے
ستم کھاتی ہوں بہت سب کچھ ایسا بھی ہوتا ہے
کہا زینب نے نانا جان بی بی کہیں ایسا بھی ہوتا ہے
بچی کی آل سر سے نانا در رہا ہم جاتی ہے

رولائے گا بھلا کیا رنگ تیرا خونِ دل شوکت
شہیدوں کی مصیبت خود لہو سب کو رولاتی ہے

اے مومنو آتے ہیں کھلے سر سرِ بازار امت کے گنہگار
زہرا کے جگر جان دل احمد مختار امت کے گنہگار

جو مالک تسنیم ہے جو شافع محشر اور جان ہے ہمدم امت کے گنہگار
اللہ غنی ان سے ہیں وہ دل افگار امت کے گنہگار
ہے رنگ فلک اور یہ رنگ زمانہ ہے ایک فسانہ
ہیں آج تمنا کی سرکار کے تھمادو امت کے گنہگار
یا امت ہے شاہ کے ہیں جمع سے ظلمت روز قیامت
ہیوں آئے ہیں ہم [illegible] جاتے ہیں ناچار امت کے گنہگار
کہتے ہیں جز شاہ قدر امت سے شکایت اللہ کی عنایت
دیکھا ہیں دعا امت [illegible] ال کرم بار امت کے گنہگار

یا شاہ نجف انکو مصیبت سے چھڑا دو یا فاطمہ آ دو
یا ختم رسل دیکھئے ہیں آپکے دلدار امت کے گنہگار

اے ابر کرم اک نظر چشم عنایت قربان ہو شوکت
امید شفاعت میں کھڑے ہیں بدل زار امت کے گنہگار

نوحہ ۱۱۶

جان و دل مصطفیٰ جاتے ہیں زنداں میں اب
فاقہ کش کربلا جاتے ہیں زنداں میں اب
سبھی جفا میں تمام اب سے چھٹے امام
لٹ گیا قافلہ جاتے ہیں زنداں میں اب
جنکو شفاعت کا شوق پہنے ہیں زنجیر و طوق
ہر در راہ رضا جاتے ہیں زنداں میں اب
راندوں کے وارث گئے سوتے ہیں جنگل میں وہ
باقی ہیں جو مبتلا جاتے ہیں زنداں میں اب

پردہ کا تھا جنکو پاس اب وہ کہاں حق شناس
آل نبی بے ردا جاتے ہیں زنداں میں اب

اپنا وطن چھوڑ کر شام میں پایا یہ گھر
خاصۂ رب علا جاتے ہیں زنداں میں اب

شیون کن تختۂ دل جوش اوٹھے ہیں سن کے ہوش
کل کے پیچھے چھپتا جاتے ہیں زنداں میں اب

نوحہ (۱۱)

میدان جفا میں سب ہے غسل و کفن کوئی
زندان بلا میں سب ہے بستر تن کوئی
غربت میں کسی کا سر ہے اٹھاتے پھرا کر سر
کانٹوں پہ چلا بیمار آوارہ وطن کوئی

سائے کو ترستا ہے مقتل میں کوئی بھائی
محتاج ردا کی ہے بلوہ میں بہن کوئی

ہے کون رسن بستہ ہاتھوں سے جگر پکڑے
تھامے ہوئے چلتا ہے اونٹوں کی رسن کوئی

پیٹتی کہاں بیٹھی ہوں (۱۱۸۱)

اشتعار نہیں شوکت پہ رہا ایسا لحن کوئی

کا بیچ ہوتی ہے تراسا ہے میں [illegible] لوئی

گر کی سواری ہوئی ہے پیش و لحن ہے

زینب ہے سے نہیں چھوڑ کے بھائی بغل و بہ جا لوئی

وکھلا ہے اسی امت کو جیہ کی رو [illegible] لوئی

بیٹھا تم میں اور اوروں سے صبح و شام

لے کا شی کو لوئی کہتا جا کر یہ ہے بیت لوئی

کرتی ہے آہ و بکا ہندہ کسے دیکھکر | فاطمہ زہرا کا پاں ہوتا ہے کس پر گماں

کانپتا ہے دل ترا ہندہ کسے دیکھکر | شک میں پڑی ہے بتا ہندہ کسے دیکھکر

تیر کٹے سر ہیں جو کون سے منقطع ہیں وہ

بھوکی ہے پیاسی سے روا ہند کے دیکھکر

اے اسیر بلا آل [illegible] کی دیکھکر

[illegible] علی ہند کے بھائی حسین

[illegible] زینب [illegible] کے دیکھکر

گرتی ہیں [illegible] ہند [illegible] جانی نہیں

[illegible] زینب [illegible] کی دیکھکر

وارث و والی نہیں [illegible]

بی بی ہے زینب بیا ہند کے دیکھکر

خویش و برادر گئے اکبر و اصغر گئے   آئی تھی شوکت یہاں دیکھنے کیا خستہ جاں

اب میں جیوں گی بھلا ہند کسے دیکھکر   جاتی ہے وا حسرتا ہند کسے دیکھکر

غزل (۱۱۹)

کہتے تھے زین العبا حال ہمارا نہ پوچھ
شہ ہوئے ہیں فدا حال ہمارا نہ پوچھ
رہ گیا جنگل میں باغ ہم ہیں وہاں حال ہمارا نہ پوچھ
لٹ گیا سب قافلہ حال ہمارا نہ پوچھ
سو گئے ہیں صحرا میں تشنگی ہمارا نہ پوچھ
قید میں امت کے ہیں حال ہمارا نہ پوچھ
ہم ہیں اسیر بلا [illegible]
قلب پہ گذرا ہے جو وقت تمام ہے وہ
ہوگا نہ دشمن سے ادا حال ہمارا نہ پوچھ

حالت سلطانِ دیں سننے کے قابل نہیں
کہنے سے حاصل ہے کیا حال ہمارا نہ پوچھ

ظلم جو ہم نے سہے کیا وہ سنائیں تجھے
سن کے کرے گی تو کیا حال ہمارا نہ پوچھ

بنت سے شوکت حرمت کے ہر باصد الم
لکھتی ہیں ہم سے کیا حال ہمارا پوچھے
(۱۲۰)

کوئی ہے کوئی جلد از زندان کا در کھولدے
دربان پھر آکر یا از زندان کا در کھولدے
طفل کا در پیاس سے کرتا ہے بہتوں بے ہوش
ہائے یہ غم و غصہ از زندان کا در کھولدے

ہے یہ اسیر و ناتوان جنگل میں جائیگی کہاں
ہوجائے گا اس کا بھلا زندان کا در کھولدے

وادی ہے جسکی فاطمہ جس کا ہے جد پیغمبر کشا
ہے وہ اسیر اشقیا زندان کا در کھولدے

اب کون دیکھا ہے صدا زندان کا در کھولدے
ستم کی اک وہ بے پدر بابا سے ہم کو دیکھا
آئے ہیں شاہ [illegible] زندان کا در کھولدے
ظالم ہے [illegible] قتل [illegible]
[illegible] زندان کا در کھولدے
[illegible] معصوم [illegible] زندان کا در کھولدے
[illegible] حزیں ہیں کربلا میں شاہ دیں
[illegible] زندان کا در کھولدے

کہتے ہیں عابدؑ یاس سے تابوت ہاتھوں پر رکھے
میت لئے ہوں میں کھڑا زندان کا در کھولدے

آتی تھی شوکت برملا روحِ سکینہؑ سے صدا
جب ہم نہیں تو ہمکو کیا زندان کا در کھولدے

نوحہ (۱۲۱)

ماتم ہے کس یتیم کا زندان شام میں
ہوتا ہے کون دفن بیابان شام میں

کس کی خوشی میں جلتے ہیں گھی کے چراغ آج
بجھتی ہے کس کی شمع شبستان شام میں

کس بیکس و حزیں کی تسلی کے واسطے
آیا تھا سر حسین کا زندان شام میں

کس کے لئے ہوا ہے گریبان صبح چاک
کس کی لحد کھدی ہے میدان شام میں

مرجھا گئی ہے کیسی کلی جس کے واسطے
نالاں ہے مرغ صبح گلستان شام میں

معلوم ہے کہ کونسی بچی کے واسطے
اڑتی ہے خاک خاک نشینان شام میں

معلوم ہے کہ آج ترس کھا کے موت نے
کس کو رہا کیا ہے اسیران شام میں

اس کو بھی آہ باد فنا نے بجھا دیا
اک شمع تھی جو خانۂ ویران شام میں

سر کھولدو تو شوکت حجرو کہے وہ حال
بالی سکینہ مرگئی زندان شام میں

نوحہ (۱۲۲)

روتے ہیں حرم کس کو زندان مصیبت میں
گردوں نے چھپایا ہے کس ماہ کو ظلمت میں
ماں تین برس والی کھو کر کسے روتی ہے
کی جان فدا کس نے بابا کی محبت میں

پہنچی وہ یہی ہوکر بن باپ کی غربت میں
جو قید سے چھٹی تھی طفلی کی نہ سمجھی تھی
روتی نہیں وحشت سے جو درد کی شدت میں
کیا غم ہے کہیں کس سے کہاوں سے یہ اہلبیت
سے کون مٹا کھا زہرا سے جو صورت میں
رفتار ہوئے بیٹا کس کی طاقت سے چھاؤں ہے
بستر نہ ملا کس کو زندان مصیبت میں
چھائی ہے سر اور اتون کو اسارت کی

پوتی ہے یہ زہرا کی محتاج کفن ہے جو   ہیں درد سے سیدہ جو سمجھینگے وہی ان کو
یہ بالی سکینہ ہے سوتی ہے جو تربت میں   جو درد بھری باتیں ہیں نوحہ شوکت میں

نوحہ (۱۳۲)

شام میں قسمت مری پچھلے پہر سو گئی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

رات کو روتی تھی آہ گود میں وہ رشک ماہ
دشت میں بچی مری پچھلے پہر سو گئی

باپ کے غم میں کبھی شب کو جو سوتی نہ تھی
قبر میں وہ دلجلی پچھلے پہر سو گئی

کس طرح کفن دوں کہ وطن دور ہے بی بی
مردہ ہی ہیں کون اٹھائے تری میت
بابا کے گلے کا وہ نشاں ناسور ہوا بی بی
اکبر ہے بی بی نہ عباس ہے مجبور ہے بی بی

۲۲۳

دل سے شوکت قلم دستہ میں اہل حرم
ابھی ہے باقی کی پیچھے ہم سو گئی

تنہائی و تاریکی مرقد سے نہ ڈرنا — اک زخم ہے اصغر کی جدائی کا جگر میں
بابا تو ہیں ہمراہ جو ماں دور ہوئی بی بی — اک داغ غم اکبر مغفور ہے بی بی

ماں روتی ہے سمجھاؤ کہاں جو دو سو ہے بی بی
بھیا نہیں بیت پاس آری
کیا ہے خدا کی گریہ و زاری
مولا جو مدینہ میں شکوہ ہے بی بی
اس غم سے مرا ہے جان میں بی بی
ہیں لینے کو اور مرا چھوٹا بیٹا ہوئی بی بی
بچپن سے ہے دل اس کا اجڑ گیا ہے بی بی
اب اگر روؤ صغریٰ کی طرح روتی ہوں تم کو

کیا بات ہے محروم ہے کیوں شوکت ناشاد
اس گھر کی عطا خلق میں مشہور ہے بی بی

(۱۱۸۵)

روتی ہے تم کو مادر اے بے پدر سکینہ
سمجھاؤ اس کو اٹھ کر اے بے پدر سکینہ

کیا کیا نہ ہوا ظلم [illegible] بے پدر سکینہ

غربت عطش یتیمی بیچارگی اسیری

[illegible] سے بے پدر سکینہ

[illegible] بے پدر سکینہ

[illegible] دکھوں کی پالی [illegible] وفا کی

[illegible] بے پدر سکینہ

اک عمر کے جھمیلے دنیا میں تم نے جھیلے
کل تین سال رہ کر اے بے پدر سکینہ

چادر تو فاطمہ کی تم نے کفن کو پائی
پر بے کفن ہیں سرور اے بے پدر سکینہ

رابان کہتی تھی ... [illegible] ... غم نقشہ

ہے ان کی زبان پر ... [illegible]

(۱۴۲) نوحہ

دختر شاہ کہاں شام کا میدان کہاں

ہائے وہ پھول کہاں اور وہ بیابان کہاں

دفن کرتے ہیں سکینہ کو ... [illegible]

دامن دشت کہاں اور یہ گریبان کہاں

ہائے بے دفن ہیں خود قبر بنانے والے

کون لے آکے خبر فاطمہؑ کی جان کہاں

بانو کہتی تھی سکینہ یہ بتا دو مجھکو

جاتی ہو کر کے مری گود کو ویران کہاں

ان یتیمی کا نہیں رونے والا کوئی
مرے بچے جائے زنداں سے نکلیں کہاں
بانو کہتی تھی وہ جنگل کو بھلا کیسے جائے
اب تک گھر سے کی تھی مری نادان کہاں
پھر تو اماں کو بتا کس نے طمانچے مارے
پھر تو بتلا ہے زخمی ہیں ترے کان کہاں
لکھتے اس فن کی یوں تھی خلق میں شہرت تھی کہاں
اس سے پہلے تھی یہ نوحوں کی بھلا شان کہاں

نوحہ (۱۲۷)

کہتی تھی یہ رو کے بانو زار اماں ہو نثار اے سکینہؑ
دیکھیگی کہاں یہ تیری غمخوار اب تیرا مزار اے سکینہؑ

ماں باپ کی [illegible] دلدار [illegible] کا بیمار اے سکینہ

[illegible] پیار اور یہ الفت [illegible] اور یہ صورت

[illegible] سے سو [illegible] الفت [illegible] اے سکینہ

زنداں میں [illegible] ستم اٹھائے [illegible] اٹھا کے [illegible]

[illegible] مادر [illegible] شاہ ابرار [illegible] اے سکینہ

[illegible] عمر تری یہ [illegible] پاس [illegible]

[illegible] بھائی [illegible] حالت زار اے سکینہ

[illegible] پاری دل سوز [illegible]

ہاں واسطہ تجھکو مرتضیٰ کا ہاں واسطہ تجھکو فاطمہ کا
دنیا کے ستم اٹھائے تم نے کیا کیا نہ الم اٹھائے تم نے

ہاں بہر نبی و شاہ ابرار پھر مجھکو پکارے سکینہ
زخمی ہوئے سیلیوں سے رخسار شوکت ہو نثار اے سکینہ

نوحہ (۱۳۱)

عابد سلا رہے ہیں سکینہ کو قبر میں

مادر بلا رہی ہیں سکینہ کو گھر میں

پھوپھی دل سے عابد ناشاد کا کہے

بہنا چھپا رہے ہیں سکینہ کو قبر میں

زینب چھپا رہی ہیں ردا اپنی فاطمہ کی

مرقد بنا رہے ہیں سکینہ کو قبر میں

سجاد رخ شام اشکوں سے بھرے

مہمان لا رہے ہیں سکینہ کو قبر میں

بانو پکاری ہے مری آغوش کس لیے

یہ کیوں سلا رہے ہیں سکینہ کو قبر میں

بانو کا چاند شام میں ہوتا ہے اب غروب

عابد چھپا رہے ہیں سکینہ کو قبر میں

بہن کو بھی جس کا سینہ تھا خواب گاہ
پایا اب سلا رہے ہیں [illegible] سکینہ

(۱۲۹۱)

جو پوچھا اپنے سے اب سکینہ
ماں کو رولا رہی ہو کیوں اے سکینہ
کبھی آتی تھی پہ رن یہاں اسیر ہی
بیٹی کی اور دنیا مشکل سے سکینہ

کیا ہو گیا وہ رونا کیسا ہے اب یہ سونا
کیا شمر کا نہیں ہے اب تم کو ڈر سکینہ

تھا تنگ قبر سے بھی زندان شام شاید
روتی تھیں جب تم یاں شام و سحر سکینہ

(۱۳۰)

رکھتا نہیں وہ کچھ بھی زادِ سفر سکینہ

[illegible]

عابدؑ پکارے رہیو نگہباں اے زمین
کیونکر نہ ہمکو جان سے بڑھ کر ہو تو عزیز
میری سکینہؑ ہے تری مہمان اے زمیں
قالب میں میرے بانو کی ہے جان اے زمیں

ہجرت نہ راس آئی ہے جو کربلا نما ہوا
آل رسول کی ہے یہی شان اے زمیں
اے ارض پاک حرمت مہمان نگاہ دار
کیسا زمانہ اسکی نہ پرواہ کوئی نہیں
بابا کے اشک پونچھنے والا کوئی نہیں
بھائی علی عباس ہیں سب ارمان اے زمیں
اس پہ چھوٹے سے ہزار ہم حسین پر
شوکت ہزار جان سے قربان اے زمیں

نوحہ (ذالحجہ ۱۳۱۰)

عابد سے کہہ رہے تھے بد اختر چلو چلو | پرسا تمہیں یتیم سکینہ کا کون دے
بس رو چکے بہن کی لحد پر چلو چلو | باقی نہیں ہیں خویش و برادر چلو چلو

کے شمر شام سے رانده و نکالا قافلہ [illegible] اٹھو پھر چلو چلو

[illegible] ہیں [illegible] چلو چلو

[illegible] چلو چلو

[illegible] چلو چلو

[illegible] اب نہ [illegible] سے [illegible] چلو چلو

پرسا پھوپھی کو ماں کو سکینہ کا دیجئے تم
رو لینا قید خانہ میں جا کر چلو چلو

شوکت یہاں تو راحلۂ کربلا نہیں
دل ہے کہ کہہ رہا ہے برابر چلو چلو

نوحہ (۲۳۱)

عابد سے کہا رو کر لو جاؤ خدا حافظ

مظلوم مری قوم لو جاؤ خدا حافظ

کل تین برس رہ کر دنیا سے سکینہ لو جاؤ خدا حافظ

جانی ہو سوئے کربلا پیاسے ہیں کھڑے در در لو جاؤ خدا حافظ

بی بی سے کہتی تھی دنیا سے گئی تم کر لو جاؤ خدا حافظ

بھیا چین نہ ہونا ہم آرام سے سونا ہم

بس ساتھ یہاں سرور لو جاؤ خدا حافظ

پائیگی کہاں بولو وہ اپنی سکینہ کو
کہتی ہیں کھڑی مادر لو جاؤ خدا حافظ

کیا رتبہ بہن پایا کیا خوب کفن پایا
زہرا کی ملی چادر لو جاؤ خدا حافظ

اے جان و دل ہم دور شوکت ہوا فدا ہم
زنداں سے چھٹیں ہم کر اب جب و خدا حافظ

ر ۱۳۳

اے فلک زنداں میں جان پنجتن کب تک رہے
اے زمیں کربلا شہ بیکفن کب تک رہے
فاطمہ صغرا کی لیتی نہیں کوئی خبر
قتل شہ سے بے جا حزیں وطن کب تک رہے

چھوڑ کر قید جفا سے ماتم شبیر میں
عابد مجبور پابند محن کب تک رہے

نیزۂ خولی پہ سر شبیر کا کب تک پھرا
کربلا کی خاک پر بیکس کا تن کب تک رہے

بے عابدِ شاہ کو دو دن سے نہیں پانی بہم
قیدیوں پر زورِ بیکسی قید میں کرب و بلا ہے
گزر سے بیڑہ سجدوں بیٹھے کو دو سر ہوئے
اور دیکھیں امام شاہ زمین کرب و بلا ہے
آرتی تھی شوکت سر بیٹھے سے ہم صدا ہے
دیکھا زینب نے بازو میں رسن کی کیا ہے

(۱۳۱۲)

ہوتی ہے آج ابتدا روضۂ شبیرؑ کی	جوشِ عزا دار شاہ کہتا ہے با اشک و آہ
کرتے ہیں عابدؔ بنا روضۂ شبیرؑ کی	ہے یہی آب و ہوا روضۂ شبیرؑ کی

عرش معلیٰ سے ہم آنکھوں سے لگا کر قدم
یعنی ہے کربلا و بلا روضۂ شبیر کی

شاہ ہیں آرام میں اور حرم شام میں
فرق کہاں ہے بہا روضۂ شبیر کی

ہائے وہ سنسان بن اور جسد بے کفن
کب تھی یہ صورت کہاں روضۂ شبیر کی

کرب و بلا کی زمیں پھول بنی ہے کہیں
شکل یہ ہے حیرت فضا روضۂ شبیر کی

بالوں سے زہرا نے آہ جھاڑی ہے یہ قتل گاہ
جس پہ ہوئی ہے بنا روضۂ شبیر کی

قلب میں شوکت رہے داغ غمِ حسین
قبر میں خاک شفا روضۂ شبیر کی

(۱۵۳) [illegible] کربلا نہ تھا

لازم [illegible] ظلم و جور [illegible] نہ تھا

لیکن نبی کا لاڈلا [illegible] باپ نہ تھا

اے چرخ [illegible] رسول فدا نہ تھا

آیا حسین جان [illegible] جفا

عابد کو ایک [illegible] بیڑیاں [illegible] خطا نہ تھا

بیکس نہ تھا [illegible]

آغوش میں پدر کے [illegible]

ایسا تو ظلم کانوں سے اپنے سنا نہ تھا

اے شمر ذبح کر دیا کیونکر حسینؑ کو
کیا شاہ کے گلے پہ نبیؐ کا گلا نہ تھا

ہے آج روز دفن شہیدان کربلا
کل تک کسی غریب کو مدفن ملا نہ تھا

بولی اٹھارہ برس دائے کی تربت پہ پھوپھی — رو کے زینب لاش پر کہتی تھی کیوں بھائی حسین

کس سے میں درد جگر اب اے علی اکبر کہوں — بیکفن تمکو کہوں یا سید بے سر کہوں

اے پردیسی ویرن حسینا

چل بسا اے پردیسی ویرن حسینا میرا پیارا

ہائے توں ان دست جدائی

اے پردیسی ویرن حسینا

اے کر دن چھدائی

اے پردیسی ویرن حسینا

ویرن در پھرایا

او مجھ کے زینب عمو کا حال دیکھو بھیا میرے کھلے بال دیکھو — جا میرے بے وطن میرے بھائی جا میرے بے کفن میرے بھائی

پاس اپنے بلا لو میں قربان میرے پردیسی ویرن حسینا — تیری تربت کا خالق نگہبان میرے پردیسی ویرن حسینا

نوحہ (۱۳۱)

کس زباں سے حال دفن شاہ بحر و بر کہوں
آسماں ہوتا ہے زیر و زبر میں کیا کہوں
بولی بانو ہم اصغر سے طلب میں کس طرح
دل پہ کیا گزری ہے قدر گویا کیا کہوں

بولی اٹھارہ برس والے کی تربت پر پھوپھی
کس سے میں درد جگر اب اے علی اکبر کہوں

کہتی حضرت سے سکینہ بنت حیدر ابر دار الحرم
بچہ پہ شوکت تمہارا شاہ قوال بید ردی پر جینا نہیں

رو کے زینب لاش پر کہتی تھی کیوں بھائی حسین
بیکفن تم کو کہوں یا سید بے سر کہوں

روتی ہے بچھڑ کر بہن بھائی کو
بیکس و آوارہ وطن بھائی کو

فرد ۱۳۸۱

دل تو کہتا ہے کہوں سب سے مفصل حال دفن
فاطمہ عرش پہ ہیں یہاں بیچ و دریں کیونکر کہوں
کوئی بھی پرساں نہیں شوکت کا حضرت کے سوا
کس سے جا کر درد دل اے سبط پیغمبر کہوں

کہتی ہیں عابدؑ سے کرو دفن اب
اے میرے پابند محن بھائی کو

چھین نہ لیتے جو ستمگر ردا
دیتی ہیں چادر کا کفن بھائی کو

قافلہ [illegible] کس شکل سے سوئے وطن
[illegible] تیغ سے [illegible] بن بھائی ہو
زینب بیکس [illegible] شان [illegible] ہو
[illegible] اس [illegible] غم [illegible] تن بھی ہو
گزرے [illegible] ساری بھی [illegible] ہو
[illegible] بن بھی ہو
[illegible] ۱۲۹۰ [illegible]

کون ہے چرخ کہن بے لحد و بیکفن | کون رہا تشنہ لب کہتے ہیں کسکو یہ سب
خستہ دل و خستہ تن بے لحد و بیکفن | جان و دل پنجتن بے لحد و بیکفن ۲

شاہ شہیداں ہے کون کشتۂ عریاں ہے کون
رہ گیا کس کا بدن بے لحد و بے کفن
کون ہے زینب کا چین نام ہے کس کا حسین
کون ہے کس کا [illegible] بے لحد و بے کفن
[illegible] ہے [illegible] بے لحد و بے کفن
راحت جان رسول گلشن زہرا کا پھول
کب سے ہے دشت [illegible] بے [illegible] آہ [illegible] کا
آج پڑا ہے [illegible] کون [illegible] بیکفن
دور ہے ماں کا وطن بے [illegible]

تابہ قیامت کبھی تجھسا نہ ہوگا کوئی — سرخ ہے رُوئے زمیں چرخ نے دیکھا نہیں
بیکس و تشنہ دہن بے لحد و بیکفن — تجھسا شہید محن بے لحد و بے کفن

ساکنانِ کربلا کو مقتلِ شبیر سے
نالۂ زہرا کی آتی تھی صدا چالیس دن
تھا ہم آغوشِ زمیں فرشِ عزا چالیس دن
بے کفن سے سرورِ دوسرا چالیس دن

خ (۱۳۰۱)

کہتی تھی [illegible] کی بیٹی سے بنتِ نبی
ہائے غریب الوطن بے گور و بے کفن

دشت میں کس نے دیا غربت کے ماروں کو کفن
جسم پر تھی چادرِ خاکِ شفا چالیس دن

شامیوں نے نورِ عینِ مصطفےٰ کی لاش پر
اک چراغ آکر نہ مقتل میں رکھا چالیس دن

از بس کہ وہ ہیں بس علی اکبر کی نور جبین
کس سے دیکھا یہ ستم ظلم نار و دار چلا بیس دن
کربلا میں بیت شہ سے بچا ورثہ رسول
اور فنا کی تھا مرتضیٰ چلا بیس دن
اور ... بابا پہ ... جا لیس سال
کہاں دربدر وہ ... اللہ اکبر ... بیس دن
بے کفن تھا وہ ... معصوم کو
شوکت ہے ... رخصت ہے ... بلا جا بیس دن
یہ چھوٹا جہاں شاہ کربلا
وصلہ ۱۳۱۱

مشہور جہاں کس کی غریب الوطنی ہے
لب خشک لب نہر ہے کس شیر کا لاشہ
کس لاشۂ بیکس پہ فدا بے کفنی ہے
کن پیاسوں کی ہے مشک جو تیروں سے چھنی ہے

بیٹا ہے کس کا جو مشابہ ہے نبی سے
چھوٹی سی لحد کس کی ہے پیدا اس میں نبی کی بو
معراج میں ہے کس کے جسے احمد مرسل
کس خون سے رنگین وہ قبائے عدنی ہے
بہتا ہے لہو کس کا پئے گل پیرہنی ہے
فاروں سے عیاں کس کی ہے بس میں بیٹھا ہے
ماتم ہے اوس کا جو ہوا پیاس میں بے دم
خاموش ہے وہ بات کا جو اسے ذی جاہ ہے

روتے ہیں لہو اوس پہ پیغمبر کو جو رویا
ہیں جس کے قدم تاج سر عرش معلی
ہر اشک عزادار عقیق یمنی ہے
بیدینوں کے نزدیک وہ گردن زدنی ہے

بطحا کی ہے عزا آنا ہے اور بیکلفی ہے
گردام ہے رکھتا اسے دامن صحرا
تو ہے کہ یہ مظلوم کا اور سینہ زنی ہے
زینب ہے کہ گودی کی [illegible] لاش پہ مرد و [illegible]
قاسم کے [illegible] جس [illegible] کچھ وہ علی حق ہے
عالم کی زبانوں پہ عزادار تری ہے
ماں کہتی تھی اصغر میں عزادار یہ باتیں سختی ہے

ایسے تو نہیں اکبر کہ سوتے ہو یہاں تم
[illegible] میں واں جان پہ صغرا کے بنی ہے

شوکت کی فقیری میں بھی ہے شان امیری
محتاج ہے ظاہر میں مگر دل کا غنی ہے

نوحہ (۱۴۲)

شہ بیکس کے تیغ و خنجر سے سر و تن آج ملتے ہیں
شہ تشنہ لب مظلوم و بیکس کے سر و تن آج ملتے ہیں

تڑپ کر لاش پہ روتی ہیں روح فاطمہ زہرا
دل و جان پیمبر کے سر و تن آج ملتے ہیں

کھڑے سر پیٹتے ہیں محبوب خدا اس بزم میں آ کر
حبیب خاص داور کے سر و تن آج ملتے ہیں

حسین ابن علی سا کون ہے بیکس زمانے میں
کربلا میں کس کس کے سر و تن آج ملتے ہیں

پکاری اپنے منہ پر خاک مل کر زینب نالاں
مرے بیکس برادر کے سر و تن آج ملتے ہیں

ہوا تھا قتل جو جلتی زمیں پر روز عاشورہ
اوسی سبط پیمبر کے سر و تن آج ملتے ہیں

سواری اوسکی ہے جس سے جلو میں کوئی نہیں
سواری اوسکی ہے جسکے سر پر زمیں

۱۳۲۱

عجب حسرت سے سرور دیکھتے ہیں ان کے چلتے ہیں
سر اپنا کھول دے سر پہ کہ اب ہیں سر ننگے دیں کا
اوسی معصوم اصغر سے کہ ہے یہ دن ان کے پانی کا
چھدا تھا تیر سے جسکا گلا اور سوکھا جسکا حلق تھا

سواری اوسکی ہے جو ہے شہید خنجر کیں
بڑھے چلو شہ بے سر کی یہ سواری ہے
سواری اوسکی ہے جو ہے غریب و زار و حزیں
سوار دوش پیمبر کی یہ سواری ہے

سواری اوسکی ہے زیبا طاؤس ہے نور العین
سواری اوسکی ہے جو ہے نبی کے دل کا چین
سواری اوسکی ہے جو ہے شافع الکونین
سواری اوسکی ہے جسکا ہے نام پاک حسین
سواری اوسکی ہے یہ سواری ہے
بڑھے چلو شہ بے سر کی یہ سواری ہے
سوار دوش پیمبر کی یہ سواری ہے
سواری اوسکی ہے جو دشت میں بنی کی چلا
سواری اوسکی ہے جو جا کے کربلا میں چلا

سواری اوسکی ہے خنجر گلے پہ جس کے چلا
سواری اوسکی ہے جو ہے شہید کرب و بلا
بڑھے چلو شہ بے سر کی یہ سواری ہے
سوار دوش پیمبر کی یہ سواری ہے

سواری اوس کی ہے پیاسا جو دشت کیں میں رہا
سواری اوسکی ہے جو خون جگر کا مار یہ میں بھی
سواری اوس کی ہے دنیا کا ظلم جس نے سہی
سواری اونکی ہے جو زخم جس سے پھر نہ کہا
سواری اونکی ہے سر کی یہ سواری ہے
بڑے ہی چاؤ سے بے سر کی یہ سواری ہے
سوار دوش پیمبرؐ کی یہ سواری ہے
سواری اوس کی ہے جو حبیب حق کا حبیب
سواری اوسکی ہے پانی ہوا نہ جسکو نصیب

سواری اوس کی ہی جنگل میں لٹ گیا جو غریب
بڑے ہی چاؤ سے بے سر کی یہ سواری ہے
سواری اوسکی ہے یہ پھر گیا تھا جس سے نصیب
سوار دوش پیمبرؐ کی یہ سواری ہے

سواری اوسکی ہے مرقد نہ جس حزیں کا بنا
سواری اوس کی ہے بہر فن جو زمیں پہ رہا
سواری اوس کی ہے دوش پہ جسے رسول خدا
سواری اوس کی ہے جس کا کفن ہو خاک شفا
بڑھے چلو شہ بے سر کی یہ سوا ر ی ہے
سوار دوش پیمبر کی یہ سوا ر ی ہے
سوار نعش کی اوس کی ہو کہ ...
سواری اوس کی ہے مارا غریب شہ کو جسے

سواری اوس کی ہے کافر تھے خوش ستا کے جسے
بڑھے چلو شہ بے سر کی یہ سواری ہے
سواری اوس کی ہے مار ا ر ولا ر ولا کے جسے
سوار دوش پیمبر کی یہ سوار ی ہے

سواری اوس کی ہے جو صاحب شفاعت ہے
سواری اوس کی ہے جو شفیع قیامت ہے
سواری اوس کی ہے جو خیر خواہ امت ہے
سواری اوس کی ہے جو کشتۂ مصیبت ہے
سواری اوس کی یہ سواری ہے
بڑا ہے جلوہ شہ بے سر کی یہ سواری ہے
سوار دوش پیمبر کی یہ سواری ہے
چھٹا ہے جس کا وطن اوس کی یہ سواری ہے
لٹی ہے جس کی دلہن اوس کی یہ سواری ہے

ملا نہ جسکو کفن اوس کی یہ سواری ہے
بڑے ہے جلوہ شہ بے سر کی یہ سواری ہے
جو ہے اسیر محن اوس کی یہ سواری ہے
سوار دوش پیمبر کی یہ سواری ہے

سواری اوس کی ہے جو فاطمہ کا پیارا ہے
سواری اوس کی ہے مشکل کشا کا جو سہارا ہے
سواری اوس کی ہے احمد کا جو دلارا ہے
سواری اوس کی ہے امت سے جسکو پیارا ہے
سواری اوس کی ہے یہ سواری ہے
بڑے ہے چاوشہ جسکے سر کی یہ سواری ہے
سوار دوش پیمبر کی یہ سواری ہے
سواری اوس کی ہے امت سے جسکو تھی الفت
سواری اوس کی ہے روتے ہیں جسکو دل شکستہ

سواری اوس کی ہے امت سے جسکو تھی الفت
بڑے ہے چاوشہ جسکے سر کی یہ سواری ہے
سواری اوس کی ہے روتے ہیں جسکو دل شکستہ
سوار دوش پیمبر کی یہ سواری ہے

رقم (۱۸۹۱)

مٹی میں آج بادشہ کربلا ملے
یہ طرفہ انقلاب ہے کہ ارض و سما ملے
[illegible] نقش کفن [illegible]
[illegible] نبی کی دعا ملے
[illegible] قتیل [illegible] ملے
وہ کام [illegible] ملے
بیکس حسین [illegible] ملے
اک لحظہ پاس [illegible] ملے
قاسم سے بھی جا کے [illegible] ملے

پیاروں سے چھٹ کر آلِ نبیؐ در بدر پھرے
اے خاکِ پاک تیرے ستارے چمک گئے
داغِ جگر جدا یہ ولا سے جدا ملے
مٹی میں گوشوارۂ عرشِ خدا ملے

نوحہ کی لکھی ہے دعا کہ پسِ شاہ کربلا
والدہ کو مرے اب رسول خدا نے
اور بیٹی روئے و اسے ہیں ان سبکو بعد الم
کاش نشے کفن کربلا نے

تمت

بزمِ ماتم شہ کی دن رات میں رونا کیسا
اب رہو پیش نظر ماتم سے دونا کیسا

لاش پر بالی سکینہؑ کے یہ رونا کیسا
باپ سے مل چکی پھر جان کا کھونا کیسا

بانوؑ کہتی تھی سکینہ مجھے پچھلے کو روز
یاد آئیگا ترا چونک کے رونا کیسا

[illegible] ۱۱۲۶ [illegible] ۱۲۹۶ھ

راحت افزا [illegible]

[illegible]

[illegible] صغرا [illegible]

[illegible]

راکب دوش نبیؐ خلق میں عالی درجات
شمر سینے پہ چڑھے اوسکے یہ ہو وقت کی بات

ماں سے کہتی تھی یہی فاطمۂ صغرا رو رو
موت سب گھر کی سنوں جیتے باقی تھی حیات

[illegible]

ناظم مدح رسول عربی ہے شوکت
نظم ایسی ہے کہ پڑھتے ہیں ملائک صلوا

بھولے گا کس طرح شہ بے سر کا واقعہ
ہے یادگار کشتۂ خنجر کا واقعہ

ہم سن ہم شبیہ سے صفدر سے کم نہ تھا
عباس کا علم علی اکبر کا واقعہ
کاٹے سے شیر کی طفلِ معصوم کی گلا
اصغر کا واقعہ
کیوں حرم کا یاد ہے اور اس دل حزیں
ہمراہ کا واقعہ
اٹھارہ دن کے پیاسے اور ہمراہ
کس سے نہ ہوا حسین کے دنیائے گزشتہ میں
دیکھا ہے ایک دن میں بہم کا واقعہ

سینے پہ شمر سامنے زینب گلے پہ تیغ
عبرت فزا ہے کشتۂ خنجر کا واقعہ

کیوں کربلا حسین نے دیکھا تھا کس طرح
اصغر کا واقعہ علی اکبر کا واقعہ

حال شہادت شہ مظلوم کیا لکھوں
ہے دردناک گردن و خنجر کا واقعہ
بیٹی کی بیکسی کا جواب [illegible] واقعہ
بیمار روئی زینب مضطر کی [illegible] واقعہ
قاسم کا خون رولاتی ہے [illegible] کا واقعہ
دو نونہال حضرت [illegible] کا واقعہ
چالیس سال روئے ہیں سجاد بار بار
کبرا سے یاد [illegible] کا واقعہ

اہل عزا حسینؑ کے غم میں بکا کرو
ہے یہ غریب بیکس و مضطر کا واقعہ

شوکت سوائے فاطمہ صغرا کسی نے کب
اک روز میں سنا ہے بھرے گھر کا واقعہ

نوحہ (۱۳۸۲)

کل سے یہاں آ کے سب کس کے لئے روئینگے

[illegible]

نوحہ (۱۲۹۱)

شوکت خستہ جگر ہو گیا سونا یہ گھر
آکے امیر عرب کس کے لئے روئینگے

زینب پکاری پاس میں آ لوں تو دفن کر
بھائی کا سر گلے سے لگا لوں تو دفن کرو

ان سب کو داغ دل کا دکھا لوں تو دفن کر
حاضر ہیں مصطفیٰ بھی علی بھی بتول بھی
جنت سے شیر حق کو بلا لوں تو دفن کر
او [illegible] لاش [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

شوکت بتول ہاتھوں پہ رکھ کر پسر کی لاش | یا سیدِ انام ہمارا سلام لو
بولی اسے خدا کو دکھا لوں تو دفن کر | یا شاہِ خاص و عام ہمارا سلام لو

بیمار دل کو کھو سکے جو بیٹھے بیٹھیں کاٹیں
اے بانوئے امام ہمارا سلام لو

اٹھارہ دو داغ دل پہ غم میں اٹھائے
ہمشکلِ مصطفیٰ ہمارا سلام لو

سقائی کا ربط بھائی کی یادوں میں رو دیا کل
عباس صف شکن ہمارا سلام لو

امت کی ہر دو بیٹیوں پہ ... ی
اے خواہرِ امام ہمارا سلام لو

جی بھر کے رونے پائے نہ حضرت کو اس سے بس
محجوب ہیں غلام ہمارا سلام لو

رحمت خدا کی اے شہدائے رہِ خدا
ہو ناصرِ امام ہمارا سلام لو

نوحہ (۱۵۱)

ثروت ہے وہ دن بھی ہو کہ میں روضہ کو دیکھا
پہنچا دوں یا امام ہمارا سلام ہو

صغرا کا دل جو ہجر پدر میں فگار ہے
صبح وطن پہ شام غریباں نثار ہے

شبیر محو خواب عدم کربلا میں ہیں
اہل وطن کو شہ کا یہاں انتظار ہے

یثرب کے سو رہے ہیں مسافر عراق میں
مدفن ہے بے چراغ جو اپنے چراغ کا

قبروں پہ شامیانۂ گرد و غبار ہے
پروانہ وار قبر پہ زہرا نثار ہے

سوکھی زباں پہ شکر الٰہی ہے دل پہ داغ
سبطِ رسول صبر کا یادگار ہے
قسمت نے بنایا جسکو دو عالم کا بادشاہ
اوس کے حرم ہیں بے ردا وہ بے دیار ہے
زینب کلے فاطمہ و مصطفیٰ کا کف جو
بکھرا ہوا زمیں پہ وہ پھولوں کا ہار ہے
مولیٰ سے جو حرموں کا دل ہائے حزیں
داغ فراق شاہ سے جگر داغدار ہے

بانو پکاری میں تو نہ روؤں تمہیں مگر
اصغر میں کیا کروں میرا دل بیقرار ہے

شوکت نہ رونے پائے حرم جس کی لاش پر
اوس کے الم میں سارا جہاں اشکبار ہے

نوحہ (۱۵۲)

دیتی تھی زینبؑ یہ صدا بھائی وطن جاتی ہوں میں
لو آخری مجرا مرا بھائی وطن جاتی ہوں میں

ہمراہ جو آئے تھے قبروں میں سوتے ہیں سب
لوٹا ہے سارا قافلہ بھائی وطن جاتی ہوں میں

اے راحتِ جانِ نبیؐ دیکھو ذرا حالت مری
کس شکل سے ہو کر جدا بھائی وطن جاتی ہوں میں

کہتی تھی جب یہ دکھی تم سا کہو تھا ابنِ علیؑ
اب ہمرہ زین العباؑ بھائی وطن جاتی ہوں میں

عباسؑ و اکبرؑ ہیں کہاں میرے سخن بر ہیں کہاں
دیدار دکھلائیں ذرا بھائی وطن جاتی ہوں میں

قسمت میں تھا فرقت کا غم کیونکر نہ سہتی یہ ستم
چھٹتا ہے مرقد آپ کا بھائی وطن جاتی ہوں میں

اے شاہ بطحا الوداع اے جان حیدر الوداع
حافظ سب کا خدا بھائی وطن جاتی ہوں میں
شوکت چلا سب قافلہ زینب کا بے کس سکینہ ہو گئی
منہ سے وہ فرماتی تھی بھائی کے وطن کی تڑپیں

نوحہ (۱۵۳)

کہتا تھا الشیر آہ مدینے والو
اے ... شاہ مدینے والو

بھولنا پیاس نہ حضرت کی جو پانی پینا
سن نہ پائے خبر داغ یتیمی صغرا
تم سے فرما گئے ہیں شاہ مدینے والو
روکے البتہ پھرو آہ مدینے والو

خاک میں چھپ گیا وہ ماہ مدینے والو
نظر آئے گا اب نہ بنی ہاشم کا
دل کو تھامے اسد اللہ مدینے والو
کربلا میں شب عاشور غضب سے لٹا
بند اس سمت کی تھی راہ مدینے والو
کون دیتا تمہیں حضرت کی تباہی کی خبر
لٹ گئے شاہ دیں بہی خواہ مدینے والو
دوست بچھڑے کہ محمد کے بیابان جنگ

ہجر میں جان سے شوکت نہ گذر جائے کہیں
چلکے تھامو اسے للہ مدینے والو

نوحہ (۱۵۲)

کہتا تھا بشیرؔ آہ کہوں تم سے میں کیونکر اے اہل مدینہ
گذرے ہیں جو غربت میں ستم سرور دیں پر اے اہل مدینہ

اس قافلہ میں سرورِ دیں کا نہیں یہ شہ بیں میں
پہنچے گی اب کے بھائی بہن ہیں یہ غم اے اہل مدینہ
عاشور کو دیکھا ہے عزیزوں کو وہ داتا سرِ صحنِ سپہ کے زوال پہ اے اہل مدینہ
کس منہ سے کہوں حالت بھائی کی وہ غم اے اہل مدینہ
بچھو سا ہے بیمار ہے سلطاں دو عالم پیارا وہ بیمار ہے غم اے اہل مدینہ
دنیا سے گیا ہو سکے آتی زار و حزیں ہے اے اہل مدینہ
مجلس ہے بپا شبیر کے ماتم کی حقیقت بیکس کی مصیبت
پیمبر نے کہا اس دن میں سب دا غِ غم اے اہل مدینہ

نیزے پہ جو سر سبطِ پیمبر کا چڑھایا عابد کو غش آیا
پامال ہوئی لاش غریب لشکر کی فریاد خدا کی
میدان میں ننگے گئی زینب مضطر اے اہل مدینہ
مٹی میں ملی دولت زہرا و پیمبر اے اہل مدینہ

(۱۵۵) نوحہ

مجھ سے نہیں عزت میں ہمیں سب عطا ہے اے اہل مدینہ

فرمایا تھا حضرت نے سلام اہل وطن کو تم بھی دعا دو

بیٹھے گھر کو نہ دفن کیا قبر سے چھوٹے اے اہل مدینہ

گھر سے نہیں نکلے تھے حرم شام میں آئے بازو کو بندھائے

عابد کا گلا بندھ گیا زینب کا کھلا سر اے اہل مدینہ

بچھڑے شہ دیں کون تھا کچھ پوچھنے والا وا حسرت و دردا

تجھ پر کھلا ہے کونسا اسرار اے وطن
کیوں بند ہیں مدینہ کے بازار اے وطن

دیوار و در ہیں تیرے سیہ پوش کس لیے
بتلاتی ہے کونسی سرکار اے وطن

پہنچی اہلِ بیت کی [illegible] سے عزادار اے وطن
عالم پہ [illegible] عابدِ محزون سے [illegible]
[illegible] کیا [illegible] نظر [illegible] نہیں اے وطن
[illegible] کربلا [illegible] زمین
ان سے چھپا ہے [illegible] کی [illegible] اے وطن
ہائے کس طرح [illegible] کی [illegible] ہے
در سے [illegible] یاں سے [illegible] ہم [illegible] اے وطن
ہائی [illegible] کیوں [illegible] فلک وقار

غربت میں کیا حسینؑ کا سر تن سے کٹ گیا
کیا لٹ گیا رسولؐ کا گلزار اے وطن

عابدؑ یہ کہہ رہے ہے تجھے نہ کرنا ہمیں قبول
ہم ہیں یتیم و بےکس و بے یار اے وطن

بس رو بیکسی پہ غربت سبط نبی پہ رو
سب سے جدا ہوئے سر بازار اے وطن

صغریٰ جو تھی مدینہ میں بیمار اس کی
بیمار کی ہے سب کو عزادار اے وطن

تھا ربط کیوں نہ ہوں درد و اندوہ ان کو
میں حال کربلا کا ہے اے وطن

جب تک جہاں میں تھے وہ تنہا رہے
بالکل نہیں خوشی سے سروکار اے وطن

رو تشنگی پہ سبط رسالت پناہ کی
پیاسے بہت تھے سید ابرار اے وطن

رو بیکسی پہ احمد مرسل کے آل کی
رونے نہ پائے شہ کو یہ غمخوار لے وطن

سنائی شاہ کی پکارا میں شام آئے
نہ بیکسوں پہ جفا کی گریبان عوض صبح وطن
ہوا ہے قتل کرہ و دیکھتے زمام آئے
پڑا رو کے سکینہ جو سجاد بھی سہام آئے

پاؤں کے بیاں تھا یا بیکس کا کیا بیکس
دیکھا جو ظلم حرم نے جفا کار اے وطن
(۱۵۶۱)

پکارے عابدِ بیمار غم بڑا ملال یہ ہے
نثار غیر ہوئے ہم نہ شہ کے کام آئے

پکاری زینبِ بیکس نہ کس طرح روؤں
حسین بھائی کا جس دم زباں پہ نام آئے

بی بی سے روضۂ اقدس پہ کہ کے گئی بنت
اور آ کر جو عابد ہے سے سلام آ کر
بچے میں شور ہے بہو کا ہو ہو شور ہو
وہ لیکے علم سے شور کر دو امام آ کر

وہ

زخم (۱۵۱)

مجرائی ہے زینب لٹ آئی ہے زینب
اماں تشنہ سر کی خبر لائی ہے زینب

اماں مجھے بے پردہ کیا فوج شقی نے
اتنا بھی نہ سمجھے کہ تری جائی ہے زینب

گھر بھر کو رلا دیتا تھا جس بھائی کا رونا
اماں اوسی ماں جائے کو رو آئی ہے زینب

پدر سا نہیں دیکھے [illegible]

بھائی کو بہنوں کو جلا بیٹھی [illegible] لائی ہے زینب

اماں ہوئی نہ کوئی بھی [illegible] بند روں کو [illegible]

اماں میں ہوں [illegible] لائی ہے زینب

اور بیمار ہوں [illegible] سر سی

اماں بچے بیمار ہوں تو روتے بھی نہیں پاتی ہے زینب

اماں وہ شام [illegible] ہوں سے زمانہ

وقت [illegible] شام کبھی کالوں سے دیکھا آئی ہے زینب

شوکتِ شہ مظلوم کو روتا ہے زمانہ — آج بدر و و بکا ملتے ہیں بیمار دو

صغرا کی یتیمی کی خبر لائی ہے زینب — باپ سے ہو کر جدا ملتے ہیں بیمار دو

دیکھیے بابا کا حال ہوئی ہے مضطر و نڈھال
بھیجو شہ کربلا سے ہائے ہیں بیمار دو
ایک کے رخسار زرد ایک کے دل میں ہے درد
سہتے فلک کی جفا ہائے ہیں بیمار دو
ایک کا زخمی گلا ایک کا دل ہے ہائے ہیں بیمار دو
ٹالتے کو اپنے بھلا سکتے ہیں بھائی چین
کرتی ہیں زینب بین و بیچاری ہائے ہیں بیمار دو
آئے وطن میں ذرا ہائے ہیں بیمار دو

شہ کے عزادار ہیں بیکس و بیمار ہیں
ورد ہے یتیمی بتا کس کا کریں آسرا
تھام لے کوئی ذرا ملتے ہیں بیمار دو
بچھڑے ہیں سب اقربا ملتے ہیں بیمار دو

دیتی تھی صغرا یہ صدا میرے مسافر کیا ہوے
کیوں اے نسیم صبح بتلا میرے مسافر کیا ہوے
بتلاؤ حضرت کا پتہ دو درد فرقت کی دوا
بابا یہ کیسا ہوا میرے مسافر کیا ہوے

جس میں طاقت نہیں باپ بھی تو گھر نہیں
دن بیٹھ کر کاٹے ہیں

(۱۵۹)

قاسم نہیں اکبر نہیں پیارا علی اصغر نہیں
مشتاق ہوں حسرت سے سوا میرے مسافر کیا ہوے
مدت سے کٹتی ہیں منتظر ہوتا ہے اب دل مضطر
بتلائے بہر خدا میرے مسافر کیا ہوے

روتا ہے کوئی کہہ کے فدا میرے مسافر کیا ہوئے
سجاد کا رونا ہائے بابا رہ گئے ہم سا کس کے وہ
کلثوم بیٹی و در پے ہائے بھیا آئے ہائے
بانو کا ہائے بیٹا ہائے بیٹا سکینہ میں چلا
لیلیٰ کا رونا ہائے بیٹا ہائے اکبر کیا ہوئے
عابد کا رونا اور بچی بچی امّاں کہو
کہہ کے یہ کیا ہوں کا ... ہائے میرے مسافر کیا ہوئے
قاسم کی شادی کی دلہن کہتی ہے ہائے مسافر کیا ہوئے

کہتی تھی زینبؑ نوحہ گر دیکھ بیٹی کی خبر
پہنا تھا جو کچھ ہو گیا جنگل میں کنبہ سو گیا

کیا پوچھتی ہو میں فدا میرے مسافر کیا ہوئے
میں کیا کہوں اے دلربا میرے مسافر کیا ہوئے

روتی ہیں سب اہل حرم
مجلس سلطان بپا ہے الوداع

اے سکینہ کا قرار اے ابن حیدر الوداع
ماتم سبط پیمبر ہے بپا الوداع

مانو تھا شوق ... اور سارا گھر
کہتی تھی جب وہ مبتلا ... آہ کیا ہوا
الوداع الوداع

جوش غم کہتا ہے یہ سجاد کا
اے سکون قلب مضطر الوداع

کہتی ہے رو رو کے یہ صغرا غریب
آرزوئے وصل سرور الوداع

ایسے تو دیکھی ہیں اور بس بھائی کو
فراش کی و پیر اگر کریہ الوداع
دیکھا جنت میں صغرا اب وہ پھول
ساتھیاں اے اصغر الوداع
بستہ ہمیشہ میں ہم لیق
ہائی تیرے بازو تو ابرار الوداع
نیچی یاں اب کی فصل اب
حسرت نثار عجز الوداع
عوض کرتے بند ہوں

نوحہ (١٩١١)

ظلم پہ کیسا ہوا ہائے رضائے غریب
کی گئی تم سے دغا ہائے رضائے غریب

دل ہمی تھا [illegible]
زہر کی [illegible] ہائے رضائے غریب

تھا [illegible] دوستی [illegible] دشمن آل نبی
[illegible] کیا ہائے [illegible] رضائے غریب

[illegible] مامون کا [illegible] گلا گھونٹ ملعون کا
چھٹ گئے [illegible] ہوا ہائے رضائے غریب

بھائی سے چھٹ کر حضور [illegible] طوس سے دور
دفن ہوئے [illegible] ہائے رضائے غریب

تھا غریب الدیار کوئی نہیں زینہار
[illegible] ہائے رضائے غریب

کر گئے غم چھپا کر وہ صفر میں سفر
ہائے شہید وفا ہائے رضائے غریب

ہائے بعید از وطن ہائے شہید محن
ہائے ستم آشنا ہائے رضائے غریب

[illegible] کیسا حال ہے

[illegible] رضائے غریب

[illegible]

[illegible] مشتاق [illegible]

[illegible] رضائے غریب

[illegible]

[illegible]

[illegible] رضائے غریب

[illegible]

[illegible]

تاریخ عطیہ تقدس مآب مولوی مرزا بہادر علی صاحب قبلہ المتخلص بہ صفی

حیف ہے بعد مصنف کے یہ تصنیف جہاد

اس سے دنیا میں نشاں حضرت شوکت کا رہا

لکھدے اعجاز میں تاریخ صفی محزوں

آخری دور یہی جام شہادت کا ہے

۱۳۴۳ھ

تمام شد

مختصر فہرست کتب موجودہ مطبع اثنا عشری دہلی

حدیقۂ ماتم ملک کے نامور حضرات کے مراثی کا بے مثل اور لاجواب مجموعہ جسکی خوبی حد توصیف سے باہر ہے۔ قیمت علاوہ محصول (عاً)

سفینۂ نجات مستورات کی مجلس عزا میں پڑھنے کے لئے نہایت سلیس اردو میں مجلی روایتیں اور ہر روایت کے آخر میں نوحہ۔ قیمت (عہ)

ماہ کامل مولوی فراست حسین صاحب فراست زیدپوری کی چہاردہ معصومین علیہ السلام کی شان میں عجیب و غریب تصنیف جو چودہ مرثیوں پر ختم ہے۔ قیمت علاوہ محصول (عاً)

بزم نفیس آفتاب سپہر سخنوری اُستاد مرثیہ گوئی جناب سید خورشید علی صاحب المتخلص بہ نفیس اعلی اللہ مقامہ کے منتخب اور چیدہ مراثی کی پہلی جلد۔ قیمت علاوہ محصول ڈاک (عہ)

سکہ رواں ہے ضرب شجاعت کا دہر میں

جناب قاسم ابن الحسنؑ کے حال میں وہ مرثیہ جو جامع روضۃ کی پاک مرا ہے قیمت عہ

...دہ جامع اثنا عشری دہلی

...ے کربلا علیہم السلام کے غم و الم میں ...
...کا انتخاب ہے۔ قیمت (۱۳ ...

...ں کا مجموعہ ہے جس کی عرصہ سے ...
...ں تھی۔ مشہور و معروف اُستاد ...
...ت علاوہ محصول ڈاک (۱۰ ...

...و معروف کتاب جو ہر قسم کی ...
...بہ چھپ چکی ہے قیمت ...
...محمد بشیر صاحب التخلص ...

۲۹۷۹۲

سید صغیر حسین مہتمم ... المطبع اثنا عشری ...